ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین

رجسٹرڈ ایل

نمبر (۸۳۵)

خاتم النبیین نمبر

روزنامہ

الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ششماہی اندرون ہند معہ

قیمت ششماہی بیرون ہند ۹

جلد ۲۳	مورخہ ۲۵ شعبان ۱۳۵۴ھ	یوم شنبہ	مطابق ۲۳ نومبر ۱۹۳۵ء	نمبر ۱۲۴

سید الثقلین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت

از بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ — تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

تیری الفت سے ہے معمور مرا ہر ذرہ — اپنے سینے میں یہ اک شہر بسایا ہم نے

صیدِ دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال — سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے

نور دکھلا کے ترا سب کو کیا ملزم و خوار — سب کا دِل آتشِ سوزاں میں جلایا ہم نے

نقشِ ہستی تری الفت سے مٹایا ہم نے — اپنا ہر ذرہ تری رہ میں اڑایا ہم نے

تیرا میخانہ جو اک مرجع عالم دیکھا — خم کا خم منہ سے بصد حرص لگایا ہم نے

شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے — تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے

چھو کے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات — لاجرم در پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے

دلبرا مجھ کو قسم ہے تری یکتائی کی — آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے

بخدا دل سے مرے مٹ گئے سب غیروں کے نقش — جب سے دل میں یہ ترا نقش جمایا ہم نے

دیکھ کر تجھ کو عجب نور کا جلوہ دیکھا — نور سے تیرے شیاطیں کو جلایا ہم نے

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل — تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام — مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل و محاسن

از جناب مولوی ذوالفقار علیخان صاحب گوہر رامپوری

وہ بھی اک وقت تھا دنیا میں تھا جب قحطِ رجال
کم نظر آتے تھے وہ لوگ جو تھے خوش اعمال

فحشا کی زمانہ میں تھی گرما گرمی
شرم مفقود تھی دنیا سے حیا تھی پامال

ظلم اور جور کے دریا میں تلاطم تھا بپا
نخوت و کبر و حسد پہنچے تھے تا حدِ کمال

نشاں مہر و وفا کا نہ کہیں دنیا میں
نہ کہیں صدقِ عمل تھا نہ کہیں صدقِ مقال

عابد و زاہد میں ریاکاری تھی
رشتۂ سبحہ و زنار میں تھے مکر کے جال

دیویاں حسن کی معبود تھیں ہر معبد میں
عشق کے دیو دکھاتے تھے عبادت کا کمال

مسکن شرک تھے توحید پرستوں کے قلوب
مطلعِ وحدتِ حق پر تھا محیط ابرِ زوال

کرسئ عدل پہ تھا جلوہ کناں استبداد
مسندِ علم پہ قابض تھے سفیہ و جہال

امرا عیش میں ڈوبے ہوئے تھے سرتاپا
آخرت کا نہ انہیں خوف نہ مرنے کا خیال

کسی مظلوم کی فریاد نہ سنتے حکام
ظلم پر کھولے زباں یہ نہ تھی مسکیں کی مجال

شرک و توحید پرستوں میں نہ تھا فرق کوئی
مشرک و اہلِ کتب دونوں تھے یکساں بدحال

نظر آتے تھے درندے بہ لباسِ انساں
باتوں باتوں ہی میں ہو جاتی تھی جنگ و جدال

غیرتِ حق میں یکایک حرکت ہونے لگی
بحرِ رحمت میں نظر آنے لگا ایک ابال

پھر ہوئی از سرِ نو زینتِ گلزارِ خلیل
وادئ مکہ میں پیدا ہوا اک تازہ نہال

جس کے ہر غنچہ میں تھے رازِ حقیقت پنہاں
شجرِ معرفتِ حق تھی ہر اک جس کی ڈال

جس کے ہر برگ میں تھا دفترِ قانونِ ازل
جلوہ گر پھولوں میں تھا جسکے جمال اور جلال

جس پہ قرباں ہوئیں دنیا کی بہاریں لاکھوں
جس کے خوشبو کا فرشتوں نے کیا استقبال

بعثتِ ختمِ رسل احمدِ مرسل سے ہوا
دولتِ معرفتِ حق سے جہاں ہوا مالا مال

جشنِ بعثت کی مسرت سے قلم رقصاں ہے
گوہرا اس جوش میں اک مطلعِ ثانی لکھ ڈال

مطلعِ ثانی

مرحبا صلِّ علےٰ اے شہِ خورشید جمال
اے قمر طلعت و فرخ رخ و فرخندہ خصال

ترے انوار سے روشن ہوئے تاریک قلوب
تونے دنیا کو منور کیا اے بدرِ کمال

کفر و الحاد کی جڑ کاٹ کے تونے رکھ دی
تونے اخلاقِ رذیلہ کئے یکسر پامال

تونے دنیا کو دیا آ کے پیامِ آخر
یہ وہ دولت ہے نہیں جسکو کبھی کوئی زوال

نسلِ آدم جنہیں کھو بیٹھی تھی اے شاہِ امم
لایا انساں کے لئے تو وہ خدا کے افضال

جو زمیں بارشِ رحمت کے لئے پیاسی تھی
خوب سیراب کیا تونے اسے بحرِ نوال

تشنہ کاموں کو ہوئے تیرے سخن آبحیات
زندگی بخش ہوئے مردوں کو تیرے اقوال

سنکے پیغام ترا جس نے کیا تجکو قبول
نصرتِ حق رہی پھر اس کے سدا شاملِ حال

بحرِ عصیاں میں سے تھے جو غرق وہ ابھرے آخر
وہ سمجھنے لگے کیا شے ہے حرام اور حلال

زورِ حق سے وہ توانا و تنومند ہوئے
ہو رہے تھے جو گناہوں سے نحیف اور نڈھال

کھل گیا عجز بتان پیر و جواں پر ایسا
بے دھڑک کرنے لگے اُن کے خلاف استدلال

اس نے اک آگ سی مکہ میں لگا دی ہر سو
بت پرستوں کے لئے صبر ہوا امرِ محال

ہر طرف اُٹھنے لگے غیظ و غضب کے شعلے
نئی تحریک کو تا کر دیں سرے سے پامال

اہلِ ایماں کے تخالف میں کمربستہ ہوئے
وہ کہ تھا جن کو بہت عزتِ باطل کا خیال

مارنے گالیاں دینے کو سمجھتے تھے وہ کھیل
کرتے تھے قطع تعلق زن و فرزند و عیال

گرم پتھر پہ لٹاتے تھے بنا کر قیدی
دسترس پاتے جن جن پہ یہ سب بداعمال

جب کسی طرح نہ توحید سے باز آتے تھے
ان پہ ہوتے تھے نئے روز مصائب کے وبال

پھانسیاں سیدِ کونین کی گردن میں پڑیں
سجدے سے سر نہ اٹھا سکتے تھے ہوتا تھا یہ حال

ابوسفیان و ابوجہل و ولید و عتبہ
تھے کمربستہ بہر لحظہ پئے جنگ و قتال

ہائے وہ قتل سمیہ - وہ بنی یاسر پر
ظلم اور ظلم بھی کیسا کہ نہیں جس کی مثال

نہ چھپائی نہ چھپا سکتے تھے وہ طرزِ وفا
دشمنِ حق بھی بیان کرتے ہیں اخلاصِ بلال

جس کے دم سے ہوئے اشراف بنی اسمٰعیل
سنگبار اس پہ ہو طائف کا گروہِ اطفال

اس کے اصحاب ہوں قتل اور وہ خود زخمی ہو
ان مصائب پہ کرے صبر بصد استقلال

آج اس صبر کی دنیا میں نہیں کوئی نظیر
اس تحمل کی ملے گی نہ کہیں کوئی مثال

گلۂ جور سے لب اس کے رہے نامحرم
قلبِ صافی میں کبھی آنے نہ دی گردِ ملال

ٹوٹتے ان پہ مصائب کے اگر ایسے پہاڑ
چیخ اٹھتے الم درد سے سب دشت و جبال

ایسی حالت میں بھی غمخواری و شفقت نہ مٹی
رہا اصلاحِ بشر کا اُسے ہر لحظہ خیال

بد دعا کی نہ مکلف کے لئے کوئی کبھی
کیا نہیں اس کی اولوالعزمی پہ یہ بیّن دال

حکمِ "فاصبر" نے بنایا اسے اک کوہِ سکون
مضطرب کر نہ سکا اس کو جہانِ اشکال

روز تکلیف نئی روز مصیبت تھی نئی
موت کے موہنہ میں کٹے اسکے یونہی تیرہ سال

پھر بھی ہر کام میں سرگرمی و چستی تھی وہی
خدمتِ خلق میں آیا نہ کبھی اضمحلال

فتحِ مکہ نے زمانہ کو دکھایا آخر
اسکی ہمدردئ انسانی و شفقت کا کمال

اے شہِ کون و مکاں جلِّ خدائے متعال
گوہرِ خستہ و بیمار کو بھی لیجے سنبھال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ شعبان ۱۳۵۴ھ

خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی بے مثل شان

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام تحریروں اور تقریروں میں خدائے یگانہ کی حمد وثنا اس کی واحدانیت - اس کی بے مثال صفات - اور اپنی مخلوق سے رحم وشفقت کے ذکر کے بعد سب سے زیادہ زور جس بات پر ہے - وہ سید الکونین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات والاصفات کا تذکرہ ہے - اس کے متعلق ایک ایک لفظ جو آپ کے قلم اور زبان سے نکلا - اس قدر سوز وگداز اور الفت ومحبت سے پُر ہے - کہ اس نے لاکھوں انسانوں کو اس کی حلاوت سے شیریں کام کر رکھا ہے اور ہر سعید الفطرت کو لذت اندوز کرنے کے لئے تیار ہے - ذیل میں صرف چند اقتباسات بطور نمونہ پیش کئے جاتے ہیں - ناظرین مخلی بالطبع ہوکر اور خدائے قہار کی خشیت دل میں رکھ کر غور فرمائیں - کہ جو انسان رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اس قدر والا - اور آپ کے کمالات کا ایسا شیدا ہے - اس کے متعلق یہ کہنے والے کتنے بڑے ظالم ہیں - کہ اس نے آپؐ کی ہتک کی ہے :- (ایڈیٹر)

سرور دو عالمؐ کے مرتبہ کا کوئی رسول نہیں

"نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں - مگر قرآن - اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں - مگر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال والے نبی کے ساتھ رکھو - اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو - تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ - اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں - جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی - بلکہ حقیقی نجات وہ ہے - کہ اسی دُنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے - نجات یافتہ کون ہے - وہ جو یقین رکھتا ہے - کہ خدا سچ ہے - اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے - اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے"

(کشتی نوح صفحہ ۱۳)

نبی عربیؐ کے عالیمقام کا انتہا معلوم نہیں

"یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے - اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا - اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں - افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے - اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا - وہ توحید جو دُنیا سے گم ہو چکی تھی - وُہی ایک پہلوان ہے - جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا - اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی - اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا - اس کو تمام انبیاءؑ اور تمام اولین وآخرین پر فضیلت بخشی - وہی ہے - جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے - اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعوےٰ کرتا ہے - وہ انسان نہیں ہے - بلکہ ذریت شیطان ہے - کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے - اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے - جو اس کے ذریعہ نہیں پاتا - وہ محروم ازلی ہے - ہم کیا چیز ہیں - اور ہماری حقیقت کیا ہے - ہم کافر نعمت ہونگے - اگر اس بات کا اقرار نہ کریں - کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعے سے پائی ہے - اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعے سے اور اس کے نور سے ملی ہے - اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں - اسی بزرگ نبی کے ذریعہ ہمیں میسر آیا ہے - اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں - جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵-۱۱۶)

کوئی انسان بجز پیروی نبی صلے اللہ علیہ وسلم خدا تک نہیں پہنچ سکتا

"میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی - اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا - اگر میں اپنے سید ومولےٰ فخر الانبیاء اور خیر الورٰی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی راہوں کی پیروی نہ کرتا - سو میں نے جو کچھ پایا - اس کی پیروی سے پایا - اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں - کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا - اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۲)

رسول مقبولؐ کی متابعت اور محبت کی برکت

"خداوند کریم نے اسی رسول مقبول کی متابعت اور محبت کی برکت سے - اور اپنے پاک کلام کی پیروی کی تاثیر سے اس خاکسار کو اپنے مخاطبات سے خاص کیا ہے اور علوم لدنیہ سے سرفراز فرمایا ہے - اور بہت سے اسرار مخفیہ سے اطلاع بخشی ہے اور بہت سے حقائق ومعارف سے اس ناچیز کے سینے کو پُر کر دیا ہے - اور بارہا بتلا دیا ہے - کہ یہ سب عطیات اور عنایات اور یہ سب تفضلات اور احسانات اور یہ سب تلطفات اور توجہات - اور یہ سب انعامات اور تائیدات اور یہ سب مکالمات اور مخاطبات بیمن متابعت ومحبت حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم ہیں - ؎

جمال ہمنشین در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۲)

رسول کریمؐ کا نور ہر زمانہ میں موجود ہے

"ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی - جو سعیدوں کی ارواح کے لئے آفتاب ہے - جیسے اجسام کے لئے سورج - وہ اندھیرے کے وقت ظاہر ہوا - اور دُنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا - وہ نہ تھکا - نہ ماندہ ہوا - جب تک کہ عرب کے تمام حصہ کو شرک سے پاک نہ کر دیا - وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے - کیونکہ اس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے - اور اس کی سچی پیروی انسان کو یوں پاک کرتی ہے - کہ جیسا ایک صاف اور شفاف دریا کا پانی میلے کپڑے کو - کون صدق دل سے ہمارے پاس آیا - جس نے اس نور کا مشاہدہ نہ کیا - اور کس نے صحت نیت سے اس دروازہ کو کھٹکھٹایا - جو اس کے لئے کھولا نہ گیا"

(چشمۂ معرفت حصہ دوم صفحہ ۲۸۹)

سب کاملین سے اکمل انسان

"وہ انسان کامل جو سب کاملین سے اکمل اور مظہر اتم مراتب الوہیت اور حقیقی طور پر درجہ سوم قرب سے ممتاز ہے - وہ درحقیقت تمام بنی آدم میں سے ایک ہی ہے - جو حضرت سیدنا ومولانا محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں - اور باقی سب رسل وغیر رسل اس سے مراتب میں کم ہیں - ہاں بعض طبائع ظلی طور پر حسب اندازہ دائرہ استعداد اپنی کے اس کمال کو پاتے ہیں - مگر حقیقی اور اتم واکمل واشد واجلٰی واصفٰی وارفع واعلےٰ طور پر کمال مرتبہ ثالثہ اسی کو حاصل ہے" (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۱۸ حاشیہ)

مظہر اتم الوہیت

"عند العقل قرب الٰہی کے مراتب تین قسم پر منقسم ہیں - اور تیسرا مرتبہ قرب کا جو مظہر اتم الوہیت اور آئینہ خدا نما ہے - حضرت سیدنا ومولانا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے مسلم ہے - جس کی شعاعیں ہزارہا دلوں کو منور کر رہی ہیں - اور بے شمار سینوں کو اندرونی ظلمتوں سے پاک کر کے نور قدیم تک پہونچا رہی ہیں" (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۴۹ حاشیہ)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر دشمنوں کی اذیت کے مقابلہ میں

(از جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ)

غیر معمولی مصائب و مشکلات

عرب میں ایک ضرب المثل ہے۔ کہ من یطلب عظیما یخاطر بعظیم۔ یعنی جتنا کوئی عظیم الشان مقصد مد عا لیکر کھڑا ہوتا ہے۔ اسی قدر اسے زیادہ قربانی کرنی پڑتی۔ اور مصائب و مشکلات کا سامنا کرنا ہوتا ہے۔ چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دائرہ تبلیغ سابق انبیاء کی طرح کسی خاص قوم یا خاص ملک یا خاص زمانہ سے مختص نہ تھا۔ بلکہ زمانی لحاظ سے قیامت تک ممتد اور مکانی لحاظ سے اس تیرہ خاکدان پر بسنے والی تمام اقوام کے لئے وسیع تھا۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ اصلاح خلق اور دعوت و ارشاد کے راستہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء سے بڑھکر مصائب و تکالیف کا سامنا ہوتا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کفار قریش نے اپنے زعم میں اپنی دنیوی عزت کے قیام کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضور کے صحابہؓ کو جو ایذائیں دیں۔ اور جس قسم کے مظالم ان پاک روحوں پر روا رکھے۔ ان کی نظیر گزشتہ انبیاء کی تاریخ میں ملنا محال ہے۔ اسی طرح حضورؐ اور حضورؐ کے صحابہ نے جو صبر و استقلال اور استقامت کا نمونہ دکھایا۔ وہ بھی فقید المثال ہے۔

انتہائی مظالم کی وجہ

کفار قریش جو دین سے بالکل بے بہرہ۔ آخرت سے بالکل غافل۔ اور دُنیا کو اپنی زندگی کا اصل مقصد قرار دیتے تھے۔ ان کا خیال تھا۔ کہ ان کی زندگی کا قیام صرف اسی امر پر موقوف ہے۔ کہ لوگ بتوں کا طواف کریں۔ ان کے آگے نذریں گذاریں۔ اور تحفے چڑھائیں۔ تا ایک طرف تو ان کے گذارہ کی صورت بنی رہے۔ اور دوسری طرف تمام لوگوں پر ان کی سیادت کا سکہ قائم رہے۔ چنانچہ ان کے اس خیال کا اللہ تعالےٰ ان الفاظ میں ذکر فرماتا ہے۔ ان نتبع الھدیٰ معک نتخطف من ارضنا۔ یعنی اگر ہم اس ہدایت کو جو محمد صلے اللہ علیہ لائے ہیں۔ اختیار کرلیں۔ تو پھر ہمارا اس زمین میں کہاں ٹھکانا ہو سکتا ہے۔ یعنی ہم تو یقیناً تباہ ہو جائیں گے۔ اور ہمارا کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ اس لئے کفار کو سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ تعلیم کہ بتوں کو چھوڑ دو۔ صرف ایک خدا کی عبادت کرو۔ نہایت ناگوار گذرتی تھی۔ اور وُہ اسے اپنی موت کے مترادف خیال کرتے تھے۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ جب مخالف اپنے حریف کی نسبت یہ خیال کرتا ہے۔ کہ وہ اس کے تباہ و ذلیل کرنے کی فکر میں ہے۔ تو وہ اُسے نیست و نابود کرنے کے لئے بقدر امکان کوشش کرتا ہے پس کفار مکہ اپنی زندگی اسی میں سمجھتے تھے۔ کہ وہ حضورؐ کی آواز کو دبائیں۔ آپ کی تبلیغ کو بند کریں۔ اور آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو مظالم کا تختۂ مشق بنائیں۔ تا وہ اس نئے دین کو چھوڑ کر اپنے پہلے دین پر آجائیں۔

صحابہ کرام پر ظلم وستم

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر جو مظالم کئے گئے۔ وہ اس قسم کے نہ تھے۔ کہ تاریخ انہیں نظر انداز کردیتی۔ بلکہ وہ ایسے دردناک مظالم تھے۔ کہ جن کے تصور سے بھی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ وہ بلال حبشی جو امیہ بن خلف کے غلام تھے۔ لیکن اسلام قبول کر چکے تھے۔ انہیں ان کا مالک دوپہر کے وقت جبکہ مکہ کا ریتلا میدان شدتِ گرما میں بھٹی کی طرح تپتا تھا۔ ننگا کر کے ریت پر لٹا دیتا۔ اور بڑے بڑے گرم پتھر ان کے سینہ پر رکھکر کہتا۔ "لات اور عزا کی پرستش کر۔ اور محمدؐ سے علیحدہ ہو جا۔ ورنہ اسی طرح عذاب دے دیکر ماروں گا" بلال کہتے۔ اَحَدْ۔ اَحَدْ۔ اللہ ایک ہی ہے۔ اللہ ایک ہی ہے۔ پھر یہ ظالم ان کو رسی سے باندھکر لڑکوں کے حوالے کر دیتا۔ اور وُہ ان کو مکہ کی گلی کوچوں میں گھسیٹتے پھرتے۔ جس سے ان کا بدن خون سے تر بتر ہو جاتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی خاطر ان تکالیف کو برداشت کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ بلال کو وہ عزت اور مرتبہ ملا۔ جو دنیادی دشمنوں کو بھی حاصل نہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ مختلف ممالک کے گورنر حضرت عمرؓ سے ملنے کے لئے باہر انتظار کر رہے تھے۔ کہ حضرت بلالؓ تشریف لائے۔ اور اندر اطلاع بھجوائی۔ تو حضرت عمرؓ نے اسی وقت ان کو اندر بلوالیا۔ اور فرمایا۔ کہ یہ ہمارے سردار ہیں اسی طرح ابو فکیہ جو بنو عبد الدار کے غلام تھے وہ بھی انہیں اسی طرح گرم ریت پر لٹا دیتے۔ اور ان کے سینے پر اتنے بھاری پتھر رکھتے۔ کہ انکی زبان باہر نکل آتی۔

خباب بن الارت پہلے غلام تھے۔ پھر آزاد ہو گئے۔ لوہار کا کام کرتے تھے۔ مسلمان ہوئے تو قریش نے انہیں بھی سخت تکالیف دیں۔ حتےٰ کہ ایک دفعہ قریش نے ان کو پکڑ کر دہکتے ہوئے کوئلوں پر لٹا دیا۔ اور ایک شخص ان کی چھاتی پر چڑھ گیا۔ تا کہ کروٹ نہ بدل سکیں۔ چنانچہ وہ کوئلے اسی طرح جل جلکر ان کے نیچے ٹھنڈے ہو گئے۔ اور اس وجہ سے ان کی پیٹھ ان زخموں کے داغوں سے بالکل سفید ہو گئی۔

غرضیکہ کوئی دقیقہ ایذا رسانی کا نہ تھا جو کفار نے استعمال نہ کیا۔ بعض کو گائے اور اُونٹ کے چمڑے میں لپیٹ کر بند کر دیتے۔ یہاں تک کہ ان کی رُوح پرواز کر جاتی۔ اور بعض کو لوہے کی زرہ پہنا کر جلتی آگ پر ڈال دیتے۔ بعض کے پاؤں کو دو اُونٹوں سے باندھکر اونٹوں کو مختلف جہات میں دوڑا دیتے۔ اور وُہ ٹکڑے ہو کر مر جاتے پھر مردوں کے علاوہ صنفِ نازک پر بھی ایسے رُوح فرسا مظالم توڑے گئے۔ جن کی نظیر نہیں ملتی۔ بعض کو اس قدر مارتے کہ اندھا کر دیتے۔ اور بعض کو ننگا کر کے ان کی شرمگاہوں میں نیزہ مارتے۔ اس قسم کے صد ہا مظالم قریش مکہ سے ظہور پذیر ہوئے۔ لیکن ان تمام مظالم پر مسلمان خاموش رہتے۔ اور صبر کو اپنے ہاتھ سے نہ دیتے۔ اس کی وجہ حضرت رسُول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود مسعود اور حضور کا اولو العزمانہ صبر تھا۔ ورنہ یہ بات نہ تھی۔ کہ خدا کی یہ قائم کردہ جماعت ہاتھ اُٹھانے کی طاقت نہ رکھتی تھی۔ حاشا و کلاّ۔

حدیث میں آتا ہے۔ ایک دفعہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف مع چند اصحاب کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ! جب ہم مشرک تھے۔ تو معزز تھے۔ اور کوئی ہماری طرف آنکھ تک نہیں اٹھا سکتا تھا لیکن جب سے مسلمان ہوئے ہیں۔ ہم کمزور اور ناتوان ہو گئے ہیں۔ اور ہم کو ذلیل ہو کر رہنا پڑتا ہے۔ اور ذلت کے ساتھ دکھ اور تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ پس حضورؐ ہم کو اجازت دیں۔ کہ ہم ان کا مقابلہ کریں۔ اور لڑیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ انی امرت بالعفو فلا تقاتلوا (نسائی) مجھے اللہ تعالےٰ کی طرف سے عفو کا حکم ہے۔ پس میں تم کو لڑنے کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ روایت بتا رہی ہے۔ کہ صحابہؓ کا صبر کرنا اور کفار کا مقابلہ نہ کرنا محض حکم الٰہی کے ماتحت تھا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ بالمؤمنین رؤف رحیم کہ آپ نہایت ترس کھانے والے اور رحیم ہیں۔ پھر فرماتا ہے لعلک باخع نفسک الا یکونوا مؤمنین کہ تو اس وجہ سے کہ لوگ مومن کیوں نہیں بنتے اپنے آپ کو ہلاک کر دینے والا ہے۔ یعنی تو ان کی اصلاح کے غم میں گھلا جا رہا ہے۔ اور دل سے ان کے ایمان کا خواہاں ہے۔ ایسے رحیم و کریم اور پیکر رافت انسان پر اپنے غریب ساتھیوں پر اس قسم کے ہلاکت خیز مظالم دیکھکر جو گذرتی ہوگی۔ قلم اس کے بیان کرنے سے قاصر ہے۔ اور النبی اولی بالمؤمنین من انفسھم کا مصداق نبی یقیناً اپنے صحابہ کی تکالیف کو بہ نسبت ان کے زیادہ محسوس کرتا تھا

تکالیف کی اقسام

تکلیف اور اذیت جو کسی کو پہونچائی جا سکتی ہے اس کی موٹی موٹی قسمیں یہ ہیں۔ (۱) کسی معزز شخص کو بر سر عام گالیاں دی جائیں۔ اس سے ہنسی اور استہزاء کیا جائے۔ (۲) اس کے متعلقین اور اس کے دوستوں پر ظلم کیا جائے۔ اور انہیں قتل کیا جائے (۳) اس کو بدنی تکلیف دی جائے (۴) اس سے ہر قسم کا بائیکاٹ کیا جائے۔ (۵) اس کے قتل کے منصوبے سوچے جائیں۔ اور پھر اقدام قتل کیا جائے (۶) اسے اپنے وطن میں نہ رہنے دیا جائے اور ہجرت پر مجبور کر دیا جائے۔

کفار قریش کا سبّ وشتم

ایک ایسے شخص کے لئے جو اپنی قوم میں معزز و مکرم ہو۔ اور نہایت پیچیدہ معاملات کا جن کے حل نہ ہونے کی صورت میں خانہ جنگی لازمی تھی۔ اس نے حل کیا ہو۔ اور قوم کے تمام افراد اس کی صداقت اور راستبازی کے قائل ہوں۔ لیکن اس عزت و احترام کے بعد ایک سچی بات کی وجہ سے فوراً اُسے گالیاں دینے لگ جائیں۔ اس سے عمر میں بڑے تو کجا چھوٹے چھوٹے بچے بھی استہزاء اور ہنسی اور تمسخر کرنے لگیں۔ پہلے تو کوئی شخص اس کے پاس سے بغیر سلام کئے نہ گذرتا ہو۔ لیکن بعد میں گذرتے ہوئے نہایت حقارت آمیز لہجہ میں گالیاں دیتا ہو۔ اس تبدیلیٔ حالات سے جو تکلیف انسان کو پہونچ سکتی ہے۔ اس کو وہی معلوم کر سکتا ہے۔ جس پر یہ حالت گذری ہو۔ چنانچہ ۱۹۲۳ء میں جبکہ میں قائم گنج میں مقیم تھا۔ ایک روز نواب اکبر یار جنگ صاحب بہادر کے برادر اکبر خان عبد الغفار خانصاحب اپنے مکان کے سامنے باہر کرسیاں بچھا کر بیٹھے تھے۔ کہ چند اشخاص بغیر سلام کئے گذر گئے۔ آپ نے مجھ سے کہا۔ کہ دیکھو آج یہ ذلیل لوگ کس بیباکی سے ہمارے پاس سے گذر جاتے ہیں۔

لیکن احمدیت سے پہلے ان کی کیا مجال تھی۔ کہ بغیر سلام کئے گزریں۔ اس حالت کو دیکھ کر میرا دل نہیں چاہتا تھا۔ کہ باہر بیٹھوں۔ میں نے ان سے کہا۔ حق قبول کرنے کے بعد ایسے حالات پیش آیا ہی کرتے ہیں۔ صابر بن کر حق پر مضبوطی سے قائم رہنا چاہیئے۔ چنانچہ آخری عمر میں آپ لوگوں کی مخالفت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اخلاص کے ساتھ احمدیت پر ثابت قدم رہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ اور جنت الفردوس میں جگہ دے ؛

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دعوے سے پہلے اپنی قوم میں نہایت درجہ مکرم و معزز تھے۔ اور صدوق و امین مشہور تھے۔ خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت حجر اسود رکھنے پر جو تنازع ہوا جس پر تمام قبائل مرنے مارنے پر تیار تھے۔ اس کا حل بھی حضور ہی نے کیا تھا۔ لیکن جب حضورؐ نے دعوےٰ کیا۔ تو انہی لوگوں نے آپ کو گالیاں دینی شروع کر دیں ؛

سیرت ابن ہشام کے صفحہ ۹۸-۹۹ میں لکھا ہے۔ کہ ایک دفعہ ابوجہل نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سخت گندی گالیاں دیں۔ اور برا بھلا کہا۔ لیکن حضورؐ نے اسے کچھ نہ کہا اس وقت عبداللہ بن جدعان کی ایک خادمہ یہ سب گالیاں سن رہی تھی۔ جب حضرت حمزہؓ شکار سے واپس آئے۔ اور ان کی عادت تھی۔ کہ وہ گھر جانے سے پہلے خانہ کعبہ کا طواف کیا کرتے تھے۔ تو اس خادمہ نے ان سے کہا۔ "ابھی ابھی ابوالحکم تیرے بھتیجے کو سخت برا بھلا کہتا گیا ہے۔ اور اسے سخت گندی گالیاں دی ہیں مگر اس نے آگے سے کچھ جواب نہیں دیا"

خادمہ نے کچھ ایسے درد آمیز پیرایہ میں یہ بات کہی۔ کہ حضرت حمزہؓ کی فطری غیرت جوش میں آگئی۔ اور خانہ کعبہ کا طواف کر کے سیدھے اس مجلس کی طرف بڑھے۔ جہاں ابوجہل بیٹھا تھا۔ اور بڑے زور کے ساتھ اس کے سر پر کمان مار کر کہا۔ "اتشتمہ انا علی دینہ" یعنی کیا تو محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) کو گالیاں دیتا ہے۔ حالانکہ میں بھی اس کے دین پر ہوں ؛

علاوہ ازیں حضورؐ کے برے برے نام رکھے جاتے۔ کبھی حضورؐ کو خیالی باتیں بنانے والا (شاعر) کہا جاتا۔ کبھی آپ کا نام مجنون رکھا جاتا کبھی ساحر اور کبھی کذاب نام رکھتے۔ اور محمدؐ کی بجائے حضور کو مذمم کے نام سے پکارتے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کے جواب میں صرف یہ کہتے۔ کہ دیکھو اللہ تعالےٰ نے قریش کی لعنتوں کو مجھ سے کیسے پھیر دیا ہے۔ وہ جب گالیاں دیتے ہیں۔ تو مذمم کو اور لعنت کرتے ہیں۔ تو مذمم پر۔ اور میں تو محمدؐ ہوں۔

الغرض شہر کے لڑکے اور اوباش جہاں کہیں حضور کو اور حضور کے صحابہ کو دیکھتے۔ تالیاں بجاتے۔ گالیاں دیتے۔ ہنسی اور مذاق اڑاتے لیکن حضورؐ ارشاد خداوندی اصبر علےٰ ما یقولون کہ اے رسول تو ان کی گالیوں کے مقابلہ میں صبر کر کے حکم پر کاربند رہتے۔ اور صبر و استقلال کا کوہ وقار بن کر فریضۂ تبلیغ میں ذرا بھی کوتاہی نہ فرماتے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور اقرباء پر مظالم

حضورؐ کے صحابہ اور اقربا کو جس قدر تکالیف دی گئیں۔ وہ ایک دو نہیں۔ ہزاروں ہیں۔ سب سے پہلا شخص جو اسلام کی راہ میں شہید ہوا۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک ربیب حارث تھا۔ حضور نے حرم کعبہ میں آکر جب پہلی دفعہ توحید کا اعلان کیا جو کفار کے نزدیک حرم کی سب سے بڑی توہین تھی۔ تو دفعتًہ ایک ہنگامہ بپا ہو گیا۔ اور ہر طرف سے لوگ حضور پر ٹوٹ پڑے۔ حضور کے ربیب حارث اپنے گھر میں تھے۔ ان کو خبر ہوئی۔ تو وہ دوڑے آئے اور حضور کو بچانا چاہا۔ لیکن ہر طرف سے ان پر تلواروں سے وار ہوئے۔ اور وہ شہید ہو گئے۔

اسلام کی راہ میں یہ پہلا خون تھا جس سے عرب کی زمین لالہ زار ہوئی۔ اور شہر مکہ اس وقت کربلا بنا ہوا تھا۔ جس میں بیسیوں مومن حضرت امام حسینؓ کی طرح بے دردانہ طریق پر شہید کئے جاتے۔ اور مصائب میں مبتلا ہوتے۔ لیکن حضور ان تمام جانگداز واقعات کو بچشم خود ملاحظہ فرماتے۔ اور صبر کرتے۔ اور اپنے ساتھیوں کو بھی صبر کی تلقین فرماتے ؛

چنانچہ صحیح بخاری میں ہے۔ ایک دفعہ حضرت خبابؓ بن الارت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا یارسول اللہ مسلمانوں کو قریش کے ہاتھ سے بے حد تکالیف پہنچ رہی ہیں۔ آپ ان کے لئے بددعا کیوں نہیں کرتے۔ اس وقت حضور لیٹے ہوئے تھے۔ یہ سنتے ہی اٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور حضورؐ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ فرمایا "دیکھو تم سے پہلے وہ لوگ گذرے ہیں۔ جن کے سروں پر آرے چلائے گئے۔ اور وہ چیر ڈالے گئے۔ مگر وہ اپنے کام میں لگے رہے۔ دیکھو خدا اس کام کو پورا کر کے چھوڑیگا کہ ایک شتر سوار صنعاء سے حضر موت تک سفر کرے گا۔ اور اس کو سوائے خدا کے اور کسی کا ڈر نہیں ہوگا"

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضورؐ دل سے دشمنوں کی ہدایت کے خواہاں تھے۔ ان کی ایذاؤں پر نہ صرف صبر فرماتے۔ بلکہ ان کی اصلاح اور ہدایت کے لئے دعائیں بھی کرتے تھے۔ صلے اللہ علیہ وسلم ؛

بدنی تکالیف

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کفار کی طرف سے جو بدنی تکالیف دی گئیں۔ ان کی داستان طویل ہے۔ چند واقعات کا بطور نمونہ یہاں ذکر کرتا ہوں ؛

ایک دفعہ حضورؐ حرم میں نماز پڑھ رہے تھے رؤسائے قریش بھی موجود تھے۔ ابوجہل نے کہا۔ کاش اس وقت کوئی جاتا۔ اور اونٹ کی اوجھ اٹھا لاتا۔ اور جب محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سجدہ میں جاتے تو ان کی گردن پر ڈال دیتا۔ اس پر ایک شقی ازلی عقبہ بن معیط نے کہا۔ میں اس کام کو بجا لاتا ہوں۔ چنانچہ وہ اونٹ کی ایک اوجھ اٹھا لایا۔ اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سجدہ میں گئے۔ تو اس نے حضورؐ کی گردن پر رکھدی۔ اور وہ اتنی بھاری تھی۔ کہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ سے اپنے سر مبارک کو اٹھا نہیں سکتے تھے۔ رؤسائے قریش اس امر کو دیکھ کر ہنس ہنس کر گرے جاتے تھے جب حضرت فاطمہؓ کو خبر ہوئی۔ تو وہ تشریف لائیں۔ اور انہوں نے آکر اس نجاست کو حضور کی گردن سے ہٹایا ؛

اسی طرح ایک موقعہ پر حضور صحن کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ کہ عقبہ بن ابی معیط نے حضورؐ کے گلے میں کپڑا ڈال کر اس زور کے ساتھ کھینچا۔ کہ حضورؐ منہ کے بل زمین پر جا پڑے اور دم رک گیا۔ حضرت ابوبکرؓ کو علم ہوا۔ تو دوڑے ہوئے آئے۔ اور حضور کو اس خبیث کے شر سے بچایا۔ اور قریش کو مخاطب کر کے کہا اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ۔ یعنی کیا تم ایسے شخص کو صرف اس لئے قتل کرتے ہو۔ کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے ؛

حضرت خدیجہؓ اور ابوطالب کی وفات کے بعد قریش کو کسی کا پاس نہ تھا۔ اس لئے وہ نہایت بے رحمی اور بے دردی سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ستاتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ حضور کہیں جا رہے تھے۔ کہ ایک شقی نے آکر سر مبارک پر خاک ڈالدی۔ اسی حالت میں جب گھر تشریف لائے تو حضور کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ جو اس وقت چھوٹی عمر کی تھیں۔ حضورؐ کو اس حالت میں دیکھ کر پانی لائیں۔ اور حضور کا سر دھونے لگیں۔ لیکن اپنے مقدس باپ کے ساتھ ناپاک دشمنوں کے اس سلوک کو دیکھ کر جبکہ اسی سال ان کی والدہ بھی فوت ہو گئی تھیں۔ زار زار روتی جاتی تھیں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا "جان پدر رو نہیں۔ خدا تیرے باپ کو بچائے گا"

اللہ اللہ کیسا ایمان ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے وعدوں کے پورا ہونے پر کیسا مضبوط یقین ہے۔ چاروں طرف سے کینہ توز دشمنوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ جو حضور کے خون کے پیاسے ہیں۔ اور حضور کے پاس ان کا مقابلہ کرنے کے لئے ظاہری سامان بھی کوئی نہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کے وعدوں کے مطابق جو ترقی آپ کو ملنے والی ہے۔ یاد کر کے بچی کے دل کو قوی کرتے اور ان تکالیف پر صبر کی تلقین فرماتے ہیں ؛

طائف کا واقعہ

جب قریش مکہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہر جگہ تعاقب شروع کیا۔ اور سخت پابندیاں عائد کر کے تبلیغ سے بالکل روکدیا۔ تو آپ عکاظ میں تشریف لیجاتے جو اہل عرب کا قومی اور علمی دنگل تھا۔ جہاں تمام مشہور قبائل کے لوگ جمع ہوتے تھے۔ اور مختلف قبائل کے لوگوں سے ملتے اور فرماتے۔ کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے۔ جو مجھے اپنے قبیلے کے پاس لیجا کر تبلیغ کرنے دے۔ فان قریشا قد منعونی ان ابلغ کلام ربی (ابوداؤد) کیونکہ قریش نے مجھے اپنے رب کا کلام پہنچانے سے روکدیا ہے۔ لیکن ان مقامات میں بھی ابولہب اور دوسرے بدبخت آپ کا تعاقب کرتے اور آپ کی ہر تقریر پر لوگوں سے کہتے۔ کہ یہ دین سے پھر گیا ہے۔ اور جھوٹ بولتا ہے ؛

طائف جو اس وقت خصوصیات کثیرہ کو علیحدہ کر کے مکہ کے ہم پلہ شہر تھا۔ اور مکہ سے تین منزل کے فاصلہ پر تھا آپ نے ارادہ کیا کہ وہاں کے رؤساء کو تبلیغ کی جائے۔ چنانچہ زید بن حارثہ کو اپنے ساتھ لے کر طائف پہنچے۔ اور شہر کے رؤساء سے یکے بعد دیگرے ملاقات کی اور پیغام حق پہنچایا۔ مگر سب نے انکار کیا۔ اور ہنسی اڑائی۔ آخر آپ نے طائف کے ایک رئیس اعظم عبد یا لیل کو اسلام کی دعوت دی۔ تو اس نے انکار کیا۔ اور ہنسی کے علاوہ شہر کے بدمعاش اور آوارہ لوگوں کو ابھارا۔ کہ وہ آپ پر ہنسی اڑائیں۔

چنانچہ جب آپ شہر سے نکلے تو یہ لوگ شور کرتے ہوئے آپ کے پیچھے ہو لئے۔ اور آپ پر پتھر برسانے شروع کئے۔ جس سے آپ کا سارا بدن لہولہان ہو گیا۔ برابر تین میل تک حضور اسی طرح آئے۔ اور یہ لوگ ساتھ ساتھ آپ پر پتھر برساتے آئے۔ یہ تو ان لوگوں نے آپ سے سلوک کیا۔ جن کے پاس آپ تبلیغ حق کے لئے گئے تھے۔ اور مکہ جہاں آپ کا گھر تھا وہاں کوئی داخل نہ ہونے دیتا تھا۔ اس لئے جب آپ کوہ حرا پر پہونچے۔ تو آپ نے کسی شخص کی زبانی مطعم بن عدی کو کہلا بھیجا۔ کہ میں مکہ میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔ کیا تم مجھے اپنی پناہ میں لیکر داخل کر سکتے ہو؟ مطعم پکا کافر تھا۔ مگر طبیعت میں شرافت تھی۔ اور ایسے حالات میں انکار کرنا بھی عرب کی فطرت کے خلاف تھا۔ اس لئے اس نے اپنے بیٹوں کو ساتھ لیا۔ اور سب ننگی تلواریں لیکر کعبہ کے پاس کھڑے ہو گئے۔ اور آپ کو کہلا بھیجا۔ کہ تشریف لے آویں۔ آپ آئے اور کعبہ کا طواف کیا۔ اور وہاں سے مطعم اور اس کی اولاد کے ساتھ ننگی تلواروں کے سایہ میں اپنے گھر داخل ہوئے۔

حدیث میں آتا ہے۔ ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے دریافت کیا۔ کہ یا رسول اللہ کیا آپ کو کبھی جنگ اُحد والے دن سے بھی زیادہ تکلیف پہونچی؟ حضور نے فرمایا۔ تیری قوم کی طرف سے مجھے بڑی بڑی سخت گھڑیاں دیکھنی پڑی ہیں۔ پھر آپ نے سفر طائف کے حالات سنائے۔ کہ برابر تین میل تک آپ پر پتھر برستے گئے۔ اور آپ سر سے لیکر پاؤں تک خون میں تربتر تھے۔ اور آپ کو کچھ خبر نہ تھی۔ کہ کہاں سے آئے ہیں۔ اور کدھر جا رہے ہیں۔ اسی روایت میں یہ بھی ذکر آتا ہے۔ کہ اس سفر سے واپسی پر ایک جگہ آپ کے پاس پہاڑوں کا فرشتہ آیا۔ اور عرض کی۔ کہ مجھے خدا نے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ اگر ارشاد ہو۔ تو میں یہ پہاڑ اٹھا کر ان لوگوں پر گرا دوں اور ان کا تختہ الٹ دوں۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں نہیں۔ ایسا نہ کرنا۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالےٰ انہی میں سے وہ لوگ پیدا کر دیگا۔ جو اسلام کے خادم بنیں گے۔" کیا یہ صبر کا انتہائی مقام نہیں؟ کہ باوجود کفار نے آپ سے ننگ انسانیت سلوک کیا۔ پھر بھی آپ نے ان کی تباہی کی خواہش نہ کی۔ غرضیکہ آپ کو سخت سے سخت بدنی تکالیف بھی دی گئیں۔ مگر آپ نے صبر سے کام لیا۔ اور ایذا رسانوں کی بہتری کے لئے ہمیشہ دعائیں کیں۔

بائیکاٹ

بعض لوگوں ایسے ہوتے ہیں۔ کہ وہ بدنی تکالیف حتیٰ کہ جان دے دینا بھی گوارا کر لیتے ہیں۔ لیکن بھوک اور فاقہ کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتے۔ اور لوگوں کے بائیکاٹ کے ڈر سے اظہار حق سے رک جاتے ہیں۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کا مکمل بائیکاٹ کیا گیا۔ چنانچہ تمام قبائل نے ملکر ایک معاہدہ مرتب کیا۔ کہ کوئی شخص خاندان بنی ہاشم سے نہ قرابت کریگا۔ نہ ان کے ہاتھ خرید و فروخت کریگا۔ نہ ان کے پاس کھانے پینے کا سامان جانے دیگا۔ اور نہ ان سے ملیگا۔ جب تک کہ وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے الگ نہ ہو جائیں۔ اور انہیں ہمارے حوالہ نہ کر دیں۔ یہ معاہدہ لکھکر خانہ کعبہ پر آویزاں کیا گیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور بنو ہاشم شعب ابی طالب میں محصور ہو گئے یہاں جو مصائب اور سختیاں ان محصورین کو اٹھانی پڑیں۔ ان کے تصور سے بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ صحابہ کا بیان ہے۔ کہ بعض اوقات انہوں نے جنگلی درختوں کے پتے کھا کر گذارہ کیا۔ سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ بھوک کی وجہ سے ان کا یہ حال تھا۔ کہ ایک سوکھا ہوا چمڑا مل گیا۔ تو اسی کو انہوں نے پانی میں نرم اور صاف کیا۔ اور پھر بھون کر کھایا۔ اور بچوں کی یہ حالت تھی۔ کہ محلہ سے باہر دور دور تک ان کے رونے چلانے کی آواز جاتی تھی۔ جسے سنکر قریش خوش ہوتے تھے۔ بعض رحمدل بھی تھے۔ اور بچوں کے بلبلانے اور محصورین کی تکلیفوں کو دیکھکر انکے دلوں میں رحم پیدا ہوتا تھا۔ چنانچہ حکیم ابن حزام کبھی کبھی اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اپنے غلام کے ہاتھ خفیہ خفیہ کچھ کھانا بھیجا کرتے تھے۔ مگر ایک دفعہ ابوجہل کو کسی طرح علم ہو گیا۔ تو اس نے راستہ میں غلام سے کھانا چھین لیا۔ یہ مصیبت برابر تین سال تک رہی۔ فاقہ زدہ والدین آنسو بھری نگاہوں سے اپنے بلبلاتے ہوئے بچوں کو دیکھتے اور اپنے سینوں سے بار بار لگاتے مگر بے بس تھے۔ کچھ کر نہیں سکتے تھے۔ دل میں درد تھا۔ آنکھیں آنسوؤں سے دریا بار تھیں۔ مگر باوجود انتہائی شدائد و آلام کے زبان پر اُف تک نہ لاتے تھے۔ یہ آلام کی گھڑیاں انکے امتحان کا وقت تھیں۔ ان کے صبر کا جائزہ لیا جا رہا تھا۔ اور وہ امتحان میں پورے اترے۔ اور ان تکالیف و شدائد میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے ساتھیوں نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ اور دعوت حق کا کام پہلے سے زیادہ کرنے لگے۔

قتل کے منصوبے

آخر آپ کے قتل کے منصوبے کئے گئے۔ آپ کو قتل کرنیوالے کیلئے بڑے بڑے انعام مقرر کئے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آپکے قتل کی نیت سے نکلے تھے۔ مگر وہ خود محبت الہٰی کے قتیل بن گئے۔ اس طرح آپ کو ایک دفعہ حرم کعبہ میں گلا گھونٹ کر مارنے کی کوشش کی گئی۔ اور بالآخر تمام قبائل نے مل کر آپؐ کے قتل کی ٹھانی۔ اور ہر قبیلہ سے ایک ایک جوان چنا گیا۔ تاکہ آپ کا خون تمام قبائل میں مشترک ہو جائے۔ اور بنو ہاشم ان کا مقابلہ نہ کر سکیں۔ گویا انہوں نے اس نیکی کا جو آپ نے حجر اسود کو نصب کرتے وقت ان سے کی تھی۔ یہ بدلہ دیا۔ جب خانہ کعبہ کی سیلاب سے گر جانے کے بعد از سر نو تعمیر کی گئی۔ اور حجر اسود کے رکھنے کا وقت آیا۔ تو ان میں جھگڑا ہو گیا۔ ہر قبیلہ یہی چاہتا تھا۔ کہ وہ حجر اسود رکھے۔ اور قریب تھا۔ کہ تمام قبائل آپس میں لڑ پڑتے۔ بالآخر یہ قرار پایا۔ کہ جو صبح کے وقت سب سے پہلے آئے۔ وہ رکھے۔ اور وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپ نے تمام قبائل کو اس سعادت میں شامل کرنے کے لئے یہ تدبیر کی۔ کہ ایک چادر بچھائی۔ اور اس پر حجر اسود رکھا۔ پھر تمام قبائل سے ایک ایک شخص لیا۔ اور ان سے کہا۔ کہ سب مل کر اس چادر کو اٹھائیں۔ پھر آپ نے حجر اسود خود کو نے میں رکھ دیا۔ اس طرح آپ تمام قبائل کی زندگی کا باعث ہوئے۔ جس کا بدلہ انہوں نے اس رنگ میں دیا۔ کہ انہوں نے تمام قبائل میں سے ایک ایک شخص چنا۔ تا وہ سب مل کر آپ کو قتل کریں۔ غرضیکہ آپؐ کے قتل کرنے میں بھی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا۔

واقعہ ہجرت اور رسول کریمؐ کا استقلال

اس وقت جبکہ دعوت حق کے جواب میں ہر طرف سے تلوار کی جھنکاریں سنائی دے رہی تھیں۔ آپ نے پہلے تو اپنے ساتھیوں کو حبشہ میں ہجرت کرنیکا حکم دیا۔ پھر ۱۳ نبوت کے بعد مدینہ کی طرف رُخ کرنیکا حکم کیا۔ اور وہ ایسی حالت تھی۔ کہ ہر ذی استطاعت شخص نے ہجرت کی اور جو نہیں کر سکتے تھے۔ انکی حالت اللہ تعالیٰ یوں بیان فرماتا ہے۔ والمستضعفین من الرجال والنساء والولدان الذین یقولون ربنا اخرجنا من ھذہ القریۃ الظالم اھلھا۔ یعنی کمزور مرد اور عورتیں اور بچے اپنے خدا سے یہ دُعا کر رہے تھے۔ کہ اے ہمارے خدا ہم کو اس شہر سے نکال کہ یہاں کے لوگ ظالم ہیں۔ لیکن حضور اگرچہ ان ستمگاروں اور ظالموں کے حقیقی ہدف تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے ارشاد واصبر لحکم ربک ولا تکن کصاحب الحوت کہ آپ اپنے رب کے حکم آنے تک صبر کریں۔ اور حضرت یونسؑ کی طرح نہ کریں۔ ہجرت کیلئے ارشاد خداوندی کے منتظر رہے اور جب آپ کو ہجرت کا حکم ہو گیا۔ تو آپ نے مدینہ کیطرف ہجرت کی غرضیکہ آپ نے ہر قسم کی تکالیف کو برداشت کیا۔ اور صبر کا عدیم المثال نمونہ دکھایا جس کی نظیر لانے سے تمام دنیا عاجز ہے اور ان ایذاؤں اور شدائد و تکالیف کے مقابلہ میں آپکا وہی مسلک تھا۔ جو مولانا روم نے اس شعر میں بیان کیا ہے کہ ؎

بیشہ اش اندر ظہور و در کموں ؛ اھد قومی انھم لا یعلمون

آپکا خلوت و جلوت میں یہی پیشہ تھا۔ کہ آپ رب العلمین سے اپنی قوم کے لئے یہ دعا کرتے تھے۔ کہ اے خدا میری قوم کو ہدایت دے۔ کیونکہ وہ یہ سب کچھ بے علمی سے کر رہے ہیں

انک لعلیٰ خلق عظیم

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہر خلق کا ظہور ایسے اعلیٰ پیمانہ پر ہوا ہے۔ جس سے زیادہ کسی انسان سے متصور نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح صبر اور عفو کا نمونہ بھی آپنے کامل اور بے نظیر رنگ میں ظاہر کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ یہ ذکر کرکے کہ جو شخص مظلوم ہو۔ وہ اگر برائی کا بدلہ لیلے۔ تو اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ فرماتا ہے۔ ولمن صبر وغفر فان ذالک من عزم الامور کہ جو شخص تکلیفوں پر تکلیفیں برداشت کرے۔ لیکن جب ان ایذا رسانوں اور تکلیف دینے والوں پر غلبہ اور فتح پائے تو انہیں معاف کر دے تو یہ کام بڑی ہمت اور بہادری کا ہے۔ اور یہ صبر اور عفو کا انتہائی مقام ہے۔ جس پر کوئی اور درجہ نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مکی زندگی میں کفار قریش کی طرف کی ہر قسم کی ایذائیں اور تکلیفیں دیکھیں اور ان پر صبر کیا۔ مگر جب آپ ان پر غالب آئے۔ اور وہ آپ کے سامنے مجرمانہ حیثیت میں پیش ہوئے۔ تو آپنے سب کو معاف کر دیا۔ اور ان تمام تکالیف اور مصائب کو جو ان کی طرف سے پہنچی.....

یتامیٰ کے متعلق اسلام اور بانیٔ اسلامؐ کی تعلیم

(از جناب مولوی سعد الدین صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس حلقہ کوہ مری)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس رنگ میں یتامیٰ کے متعلق تعلیم دی ہے اور اُن کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی جس قدر تاکید فرمائی ہے وہ اپنی مثال آپ ہی ہے اور میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ اس عمدگی اور تفصیل کے ساتھ اسلام کے سوا کہیں بھی یہ تعلیم نہیں پائی جاتی۔ یتیموں کے ساتھ تعلق رکھنے والے تین گروہ ہو سکتے ہیں۔ اوّل حکومت وقت دوم ان کے قریبی رشتہ دار سوم اس مذہب کے افراد۔ قرآن کریم میں ان تینوں اقسام کے لوگوں کے لئے احکام موجود ہیں اور پوری تفصیل کے ساتھ موجود ہیں

یتامیٰ کے متعلق حکومت کا فرض

اسلام نے یتامیٰ کی پرورش اور نگہداشت حکومت وقت کا فرض قرار دیا ہے۔ اسلامی حکومت کے بیت المال کے ذرائع آمد بڑے بڑے تین ہیں۔ اوّل صدقات مثلاً زکوٰۃ عشر وغیرہ۔ دوم مال غنیمت سوم مال فے۔ ان تینوں کے مصارف بیان کرتے وقت خداوند تعالیٰ نے یتیموں پر خرچ کرنے کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:۔

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الآیۃ

یعنی صدقات مثلاً زکوٰۃ وغیرہ جو مسلمانوں سے وصول کئے جاتے ہیں ان کے مصارف میں سے محتاجوں اور مساکین پر خرچ کرنا بھی ہے۔ یتامیٰ بوجہ مسکین اور محتاج ہونے کے اس میں آ جاتے ہیں

(۲) مال غنیمت کے متعلق فرمایا

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ (پ انفال)

یعنی مال غنیمت کا پانچواں حصہ دینی مصارف کے لئے رسول اور اس کے قریبی رشتہ داروں نیز یتامیٰ مساکین اور مسافروں کے لئے ہے۔

(۳) مال فے یعنی ایسا مال جو بغیر جنگ کے مل جائے اس کے بارے میں حکم دیا:۔

مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ (پ ۲۸)

گویا مال فے کے مصارف میں بھی یتامیٰ کا حصہ ضروری قرار دیا۔

پس اسلامی حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ یتامیٰ کی پرورش کرے

یتامیٰ کے اموال کے متعلق رشتہ داروں کو ہدایات

پھر یتامیٰ کی تربیت اور ان کی جائداد کی حفاظت و تولیت کا مسئلہ چونکہ سب سے اہم تھا اور یہ بات براہ راست یتامیٰ کے رشتہ داروں سے متعلق تھی اسلئے اس بارہ میں بھی بڑی تفصیل سے احکام دیئے اصل کے طور پر یہ تعلیم دی کہ

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ (پ بقرہ ع ۲۷)

لوگ یتامیٰ کے بارے میں سوال کرتے ہیں ان سے کہہ دو کہ یتامیٰ کی اصلاح اور صحیح تربیت بڑی نیکی ہے اس غرض کیلئے اگر انھیں اپنے گھر کا فرد سمجھ کر تم اپنے ساتھ ملا لو تو کوئی حرج نہیں وہ تمہارے بھائی ہیں ہاں یاد رکھو کہ جو انھیں بدنیتی سے (مثلاً ان کے اموال پر ناجائز تصرف کرنے کی خاطر) اپنے ساتھ ملائیگا۔ تو اللہ تعالیٰ مفسدوں اور اصلاح کرنے والوں کو خوب جانتا ہے۔ مفسد اور بدنیت اسکی گرفت سے بچ نہیں سکے گا۔ اس کی تفصیل سورۃ النساء کے پہلے رکوع میں یوں فرمائی ہے۔

وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا ۝ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ...... وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝

ان آیات میں یتامیٰ کے متعلق حسب ذیل امور بیان فرمائے ہیں:۔

(۱) یتیموں کو ان کے مال دے دو۔ اپنے پاس رکھ کر خواہ مخواہ اپنے حلال اور پاک مال کو گندہ نہ کرو۔ اور نہ ہی ان کے اموال کو اپنے اموال میں مخلوط کر کے کھانے کا بہانہ تلاش کرو۔ یہ گناہ کبیرہ ہے۔

(۲) اگر تم سمجھو کہ یتیم بچیوں کے ساتھ انصاف کا سلوک کرنے پر قادر نہ ہو گے۔ تو بہتر ہے کہ ان کی بجائے دیگر عورتوں میں سے حسب پسند دو دو تین تین یا چار چار نکاح میں لے آؤ اور یتامیٰ پر طمع کی آنکھ نہ رکھو۔

(۳) جب یہ حکم دیا جاتا ہے کہ یتامیٰ کو ان کے مال دے دو تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر وہ چھوٹی عمر کے ہوں اور مال کے سنبھالنے کے نا اہل۔ تو بھی مال ان کے حوالہ کر دو کم عقل والوں کو وہ مال جو ذریعہ معاش ہیں نہ دو ان کی نگرانی کرو اس سے یتامیٰ کی ضروریات پوری کرو۔ اور ان کے ساتھ پسندیدہ کلام کرو۔

(۴) ان یتامیٰ کی جن کے اموال تمہارے

قبضہ میں ہوں۔ ہر وقت جانچ کرتے رہو۔ یہانتک کہ وہ سن بلوغ کو پہونچ جائیں۔ اور اگر تم ان میں مال سنبھالنے کی اہلیت معلوم کرو۔ تو انکے مال انکے حوالہ کردو

(۵) یاد رکھو کہ کفالت کے ایام میں یتامیٰ کے مال میں اسراف نہ کرو۔ اور اس خیال سے کہ وہ بڑے ہو کر اپنا مال لے لینگے۔ اسے جلد ختم کرنے کی کوشش نہ کرو۔

(۶) جو شخص مالدار ہے۔ اس کے لئے مناسب ہے کہ ایام کفالت میں یتیم کے مال سے کچھ نہ کھائے۔ اور جو محتاج ہے اور آمدنی محدود رکھتا ہے۔ وہ یتیم کے مال سے بطور اس کے کفیل کے لے سکتا ہے۔ مگر یہ جائز اور دستور کے مطابق ہو۔

(۷) جب تم ان یتامیٰ کے سن بلوغ کو پہونچنے پر انہیں انکے مال سپرد کرو۔ تو گواہ رکھ لو۔ تا آئندہ کوئی خرابی یا جھگڑا پیدا نہ ہو۔ اور یاد رکھو۔ درحقیقت خدا خود کافی محاسب اور نگران ہے۔ وہ خائن کو خود پکڑیگا۔

(۸) اگر کوئی جائداد وارثوں میں بطور ترکہ تقسیم ہو رہی ہو۔ اور تقسیم کے وقت ایسے یتیم جو غریب اور رشتہ دار ہیں۔ مگر وارثوں میں شامل نہیں۔ موجود ہوں۔ تو انہیں بھی کچھ دیدو۔ اور ان کے ساتھ درشت کلامی سے پیش نہ آؤ۔ بلکہ مناسب اور نرم کلام سے کام لو۔

(۹) جو لوگ یتیموں کے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں انہیں ڈرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ بھی ممکن ہے۔ کہ وہ خود دنیا سے کوچ کر جائیں۔ اور ان کی اسی طرح کمزور اور کم سن اولاد باقی رہے۔ پس یتیموں کے ساتھ سلوک کرتے وقت خوفِ خدا اور تقویٰ اللہ کو مدنظر رکھو۔ اور معقول باتیں کیا کرو۔

(۱۰) جو لوگ یتیموں کا مال ظلم کے ساتھ کھاتے ہیں وہ یہ مال کھا کر اپنے لئے جہنم کا توشہ تیار کر رہے ہیں اور آخر وہ اس دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔

سورہ بنی اسرائیل ع ۴ میں فرمایا۔ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا۔ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ۔ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا۔ یعنی تم یتیم کے مال کے قریب بھی نہ پھٹکو۔ سوائے اس طریق کے جو پسندیدہ ہو۔ اور وہ بھی اس وقت تک کہ وہ سنِ بلوغ کو پہونچ جائے۔ اور اس وقت تم اپنے عہد کو پورا کرو۔ یعنی یتیم کا مال پورا پورا انکے حوالے کردو۔ یاد رکھو اس عہد کے متعلق پرسش ہوگی۔ اور جب تم ماپ کر دینے لگو تو پورا ماپو اور درست ترازو سے وزن کر کے دو۔ یہ بات اچھی ہے۔ اور اس کا انجام بہتر ہوگا۔

غرض شریعتِ اسلامیہ میں نہ تو یہ طریق عمل درست ہے۔ کہ یتیم کے مال کے متعلق کسی قسم کا اہتمام کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ہی وہ لوگ راستی پر ہیں جو یتیم کا مال ہضم کر جاتے ہیں۔ ایسا ہی یتیم کی تربیت میں نہ تو اتنی کوتاہی برتی جائے۔ کہ وہ بالکل بگڑ جائے۔ اور نہ اتنی سختی کی جائے۔ کہ اس سے بڑھکر مصیبت زدہ دنیا پر کوئی مظلوم نہ ہو۔ بلکہ وہ طریق اختیار کیا جائے۔ جس سے یتیم کی اصلاح مقصود ہو۔ اور رحم اور شفقت کا پہلو غالب ہو۔

یتامیٰ کے متعلق تمام مسلمانوں کو احکام

عامۃ المسلمین کو یتامیٰ کے متعلق حسب ذیل امور ارشاد فرمائے گئے ہیں:-

(ا) يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ۔ قُلْ مَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى... الآیۃ پ ۲ یعنی لوگ پوچھتے ہیں کہ خدا کی راہ میں کیا خرچ کریں۔ انہیں جواب دو۔ کہ جو کچھ بھی بطور نیکی مال خرچ کرنا چاہیں۔ وہ اپنے والدین اقرباء اور یتیموں... وغیرہ پر خرچ کریں۔

(ب) فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ پ ۳۰ یتیم پر سختی نہ کرو۔

(ج) كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ پ ۳۰ رزق کی تنگی وغیرہ کی وجوہات یہ ہیں۔ کہ تم یتیموں کی عزت نہیں کرتے اور غرباء و مساکین کو کھلانے کی اوروں کو ترغیب نہیں دیتے

(د) وَمَا اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ۔ فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعَامٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ پ ۳۰۔ وہ گھاٹی جسکو عبور کر کے انسان خدا تک پہنچ سکتا ہے۔ وہ غلاموں کو آزاد کرنا یا کسی بھوکے رشتہ دار یتیم اور کس مپرس مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

الغرض اسلام نے یتامیٰ کے ساتھ حسن سلوک کے متعلق شرح و بسط کے ساتھ احکام دیئے ہیں اب ذیل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ ارشادات درج کئے جاتے ہیں جن میں حضور نے یتامیٰ کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید فرمائی ہے۔

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کسی یتیم کی پرورش کرے۔ خواہ وہ اس کا رشتہ دار ہو یا نہ ہو وہ اور میں جنت میں اس طرح اکٹھے ہونگے۔ یہ کہکر آپ نے اپنی دو انگلیاں سبابہ اور درمیانی ملا کر دکھایا (مشکوٰۃ)

(۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جس شخص نے تین یتیموں کی پرورش کی۔ اس نے گویا ساری رات عبادت میں گزاری۔ تمام دنوں کے روزے رکھے۔ اور صبح و شام اپنی تلوار نکالے خدا کی راہ میں جہاد کیا۔ اور میں اور وہ جنت میں بھائی ہونگے جیسا کہ یہ دو بہنیں ہیں۔ اور آپ نے اپنی دو انگلیوں سبابہ اور وسطیٰ کو ملا کر اشارہ کیا۔ (ابن ماجہ)

(۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے۔ کہ جس شخص نے مسلمان والدین کے یتیم بچے کو اپنے کھانے اور پینے میں شامل کیا۔ خدا اُسے یقیناً جنت میں داخل کریگا۔ سوائے اسکے کہ وہ ناقابل معافی گناہ کا مرتکب ہوا ہو۔ (ترمذی)

(۴) خدا کے نزدیک بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کی عزت کی جاتی ہو۔ (الطبرانی از ابن عمر رضی اللہ عنہ)

(۵) مسلمانوں کا بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ حسن سلوک کیا جاتا ہو۔ اور بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کو دکھ دیا جاتا ہو۔ (ابن ماجہ)

(۶) پہلا شخص جو جنت کا دروازہ کھولیگا۔ اور میں دیکھتا ہونگا۔ ایک عورت ہوگی۔ جو مجھ سے آگے جانے میں جلدی کریگی۔ میں اسے کہونگا۔ تو کون ہے۔ اور تیری شان کیا ہے۔ وہ جواباً کہے گی۔ میں وہ عورت ہوں۔ جو اپنے یتیم کو لیکر اس کی پرورش کے لئے بیٹھی رہی (الترغیب والترہیب)

(۷) جس شخص نے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ اور محض رضاء مولیٰ کیلئے ایسا کیا۔ تو ہر بال کے بدلے جس پر سے اسکا ہاتھ گزریگا نیکیاں شمار ہونگی۔ اور جو شخص یتیم بچی یا یتیم بچے کے ساتھ احسان کا سلوک کریگا۔ تو میں اور وہ جنت میں اس طرح ہونگے۔ جیسا کہ یہ دونوں ہیں۔ اور آپ نے اپنی دو انگلیوں سبابہ اور وسطیٰ کو اکٹھا کر کے دکھایا (مسند احمد)

(۸) ایک شخص نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس قساوت قلبی کی شکایت کی۔ آپ نے پوچھا کیا تجھے پسند ہے۔ کہ تیرا دل نرم ہو۔ اور تیری حاجتیں پوری ہوں۔ جا یتیم پر ترس کھا۔ اس کے سر پر ہاتھ پھیر اور اسے اپنے کھانے میں سے کھلا۔ تیرا دل نرم ہو جائیگا۔ اور تو اپنی حاجات کو پالیگا۔ (الطبرانی)

(۹) اس خدا کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ خدا اس شخص کو قیامت کے دن عذاب نہیں دیگا جس نے یتیم پر رحم کھایا۔ اور اس کے لئے کلام میں نرمی برتی۔ اور اس کے یتیم اور کمزوری پر ترس کھایا۔ اور جس نے اپنے پڑوسی پر اس فضیلت کی وجہ سے جو خدا نے اسے دی۔ ظلم نہ کیا۔ (الطبرانی)

(۱۰) یتیم کے رونے سے بچو۔ کیونکہ اس کا رونا راتوں کو پھرتا ہے۔ جبکہ لوگ بے خبری میں سو رہے ہوں (الاصبہانی)

قرآن کریم کے احکام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اسلام نے یتیم ایسی کس مپرس ناتوان اور مصیبت زدہ ہستی کی غور و پرداخت کا کسقدر اہتمام کیا۔ اور اسے کتنا اہم امر قرار دیا ہے:-

خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں سے حسن سلوک

از جناب سید تاج حسین صاحب بخاری بی اے۔ بی۔ ٹی سالار والا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کا زمانہ سوشل پولیٹیکل اور مذہبی لحاظ سے تاریک ترین دور تھا۔ بالخصوص ملک عرب جہاں حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے رستگاریٔ خلائق۔ اور بہبودیٔ بنی نوع انسان کے لئے ظلمت و تاریکی کو اپنے نور سے مستور کیا۔ طرح طرح کے مظالم تشدد۔ درشتی اور بے رحمی کا آماجگاہ تھا۔ اور جہاں معمولی معمولی باتوں پر سر پھٹول حادثات اور بغض و عناد کی طویل مخاصمت کا عرصہ حیات صدیوں تک چلتا تھا۔ اور انتقامی جذبات کی نشوونما دائمی رنگ اختیار کر لیتی تھی۔ ایسی سرزمین میں ایک رحمت عالم پیکر صبر و تحمل مجسمۂ ایثار و استقلال کا مبعوث ہو کر غیر معمولی کامیابی حاصل کرنا بے مثل معجزہ نہیں تو اور کیا ہے:۔

انسانی تکالیف کو دیکھ کر سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا قلب مبارک جذبات رحم و ہمدردی سے لبریز ہو جاتا۔ یہی وجہ ہے آپ نے جو حسن سلوک اپنے اعداء سے کیا۔ وہ بے نظیر ہے:۔

۱۔ مکہ میں قحط پڑ جاتا ہے۔ کفار و اشقیائے مکہ جو آپ کو ستانے۔ اور دکھ دینے میں انتہاء کو پہونچ گئے تھے۔ اس عذاب الٰہی میں گرفتار ہو کر بھوک سے مرنے لگتے ہیں۔ حضور کا ایک غایت درجہ کا جانی دشمن دربار نبوی میں نہایت تضرع سے دعاء کے لئے خواستگار ہوتا ہے۔ آپ بجائے استحقار سے اسے ٹھکرا دینے کے کمال ہمدردی اور شفقت سے دست دعا بلند کرتے ہیں۔ اور اس طرح مکہ کو تباہی سے بچا لیتے ہیں:۔

۲۔ ایک دفعہ مسلمان قریش کی ایذارسانیوں سے تنگ آ کر حضور کے پاس حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ جب ہم مشرک تھے۔ تو معزز تھے۔ لیکن جب سے اسلام قبول کیا ہے ہمیں ذلیل و حقیر سمجھا جاتا ہے۔ اور ناقابل تصور ایذاؤں کا نشانہ بنایا جاتا ہے حضور اجازت فرمائیں کہ ہم کفار کا مقابلہ کریں۔ فرمایا۔ میری تعلیم میں صبر اور عفو کی تلقین ہے۔ جنگ کی اجازت میں نہیں دیتا:۔

(۳) ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک درخت کے سایہ میں لیٹے ہوئے تھے۔ کہ ایک کافر فوراً تلوار سونت کر بولا "آج تجھے کون میرے ہاتھ سے بچائے گا" فرمایا۔ "اللہ" وہ کافر فوراً زمین پر گر پڑا۔ حضورؐ نے اس کی تلوار سنبھال کر فرمایا۔ اب بتا۔ تجھے کون بچائیگا۔ اس نے کہا۔ کوئی نہیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ تم کو خدا ہی بچا سکتا ہے۔ اور اسے چھوڑ دیا۔ یہ فوق العادت رحم اور بے نظیر شفقت دیکھ کر وہ فوراً آغوشِ اسلام میں داخل ہو گیا:۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تیرہ برس تک مکہ میں اور آٹھ برس تک مدینہ میں کفارِ عرب کے مظالم کا تختہ مشق بنے رہے۔ انہوں نے حضورؐ کو وطن سے بے وطن کیا۔ حضور کو اور حضورؐ کے ساتھیوں کو مارا پیٹا۔ زخمی کیا قتل کے درپے ہوئے۔ قید کی صعوبتیں پہونچائیں طائف کے شریر لوگوں نے پتھر مارے فحش گالیاں دیں۔ اوباشوں۔ اور کتوں کو حضور کے پیچھے بھگاتے ہوئے گیارہ میل تک تعاقب کیا۔ خانہ کعبہ میں گلہ گھونٹا۔ جنگ اُحد میں حضور کو زخمی کیا۔ بوقت ہجرت حضور کو زندہ یا مردہ پکڑ لانے کے لئے سو اونٹ کا انعام رکھا۔ آپ کے ساتھیوں کو نہایت بے رحمی سے قتل کیا گیا۔ کئی غلاموں اور لونڈیوں کو مار مار کر اندھا کر دیا گیا۔ تپتی ہوئی ریت پر لٹا لٹا کر ایذائیں دی گئیں عفیفہ عورتوں کی شرمگاہوں میں نیزے مار مار کر شہید کر ڈالا گیا۔ مدینہ پر متواتر چڑھائی کی گئی۔ آپ کی جوان حاملہ صاحبزادی کو ستم پروروں نے اسقدر پتھر مارے۔ کہ اسقاط ہو گیا۔ اور یہی ان کی موت کا باعث ہوا لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان کریمی ملاحظہ ہو جب ان مظالم کے بعد دس ہزار قدوسیوں کے جھگھٹے میں ان الذی فرض علیک القرآن لراد الی معاد کے مطابق مکہ میں فاتحانہ اقدام فرماتے ہیں تو صحن کعبہ میں مکہ والوں کو جمع فرما کر صاف الفاظ میں اعلان فرما دیتے ہیں:۔ اذهبوا انتم الطلقاء

آفتاب روحانی کی نورانی شعاعیں

از سید ابوالحسن صاحب قدسی۔ خلف حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کابل

جھکتا سرِ فلک بھی ہے تیری جناب میں
جبریل کیا عجب ہے جو دوڑے رکاب میں

مضمونِ مدح باندھ سکے کس طرح قلم
آئے کہاں سے وسعتِ دریا حباب میں

اس حسن کی دلوں میں بھی پڑتی ہے روشنی
ملتی نہیں یہ بات ہمیں آفتاب میں

ہے پھر وہی جمالِ دل افروز جلوہ گر
پوشیدہ جو نظر سے ہوا تھا نقاب میں

اللہ رے یہ سایۂ رحمت جو سب پہ ہے
صلِّ علےٰ یہ حوصلہ دشمن کے باب میں

آزادِ قیدِ غم سے ہیں عشاق سب ترے
دائم پڑا عدو ہے ترا اضطراب میں

تیرا خمارِ عشق بھلاتا ہے یادِ مے
جو کیف اس میں ہے وہ نہیں ہے شراب میں

پیتا بقدرِ تشنگی ہر ایک جام ہے
یاں کوئی امتیاز نہیں شیخ و شاب میں

اچھا ہے تیرے عشق میں درد آشنا ہے دل
اک گونہ اس کو مشغلہ ہے پیچ و تاب میں

سرمایہ یادِ ساقیٔ کوثر ہے خلق کا
کیا ہے دھرا وگرنہ جہانِ خراب میں

اب کے بھی واسطے شہِ قدسی صفات کے
آیا یہ عقدِ دُرِّ سخن انتخاب میں

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا صبر دشمنوں کی اذیتوں کے مقابلہ میں

از محترمہ امۃ الرحمن بیگم صاحبہ انڈر گریجوایٹ بنت حضرت مولوی شیر علی صاحب قادیان

انتقامی جذبہ

انسان کس قدر ہی خلیق کیوں نہ ہو۔ جب اس کے ذاتی یا قومی مفاد کو نقصان پہونچتا ہے تو بسا اوقات صبر کا دامن اس کے ہاتھ سے چھوٹ جاتا اور دشمنوں کی اذیتوں کی تاب نہ لاکر انتقام پر اتر آتا ہے۔ لیکن ہمارے ہادی برحق حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں بھی وہ نمونہ دکھایا۔ جو بے مثال ہے۔ متعدد واقعات ایسے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بے صبری اور بے حوصلگی کے مظاہرہ کو آپ سخت ناپسند فرماتے۔ جیسا کہ آپ کے اور اخلاق بے مثل تھے۔ اسی طرح آپ کا دشمنوں کی ایذا رسانیوں اور دشنام طرازیوں کے باوجود صبر سے کام لینا ایک عدیم المثال خلق تھا۔ انسانی طبیعت اور اخلاق کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ کہ انسان کے دائرہ اخلاق میں سب سے زیادہ کمیاب اور نادر الوجود چیز دشمن کی ایذاؤں کے مقابلہ میں صبر اور برداشت اور سب سے بڑھ کر ان سے عفو اور درگزر کرنا ہے۔ لیکن چونکہ ہمارے آقا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اخلاق کے درجۂ کمال تک پہونچے ہوئے تھے۔ اس لئے آپ کی ذات اقدس میں یہ صفت فراواں تھی

عدیم المثال استقلال

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مخالفتوں کے طوفان میں اور دشمن کی ایذا رسانیوں کے سیلاب میں آپ کے پائے استقلال کو کبھی لغزش نہیں آئی۔ اور نہ کبھی آپ نے بے صبری کا اظہار کیا۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ آپ پر دکھوں اور تکلیفوں کا زمانہ آیا ہی اس لئے کہ آپ سے مصیبتوں کے وقت وہ اخلاق ظاہر ہوں۔ جو کسی معمولی آدمی کی استطاعت میں نہیں۔ پھر آپ پر وہ زمانہ بھی آیا جب آپ ہر امتحان میں کامیاب نکلے اور فتح و اقتدار نے آپ کے پاؤں چومے۔

ان ہر دو قسموں کے زمانوں کے آنے کا اصل مقصد یہی تھا۔ کہ آپ کے اعلےٰ ترین اخلاق دونوں زمانوں اور دونوں حالتوں کے وارد ہونے سے کمال وضاحت سے پایۂ ثبوت تک پہونچ جائیں۔ تکالیف کے زمانہ سے دوچار ہوتے سے آپ کے وہ خلق ظاہر ہوئے۔ جو اگر آپ پر یہ زمانہ نہ آتا۔ تو شائد پورے طور پر کسی اور صورت میں ظہور پذیر نہ ہوتے۔ چنانچہ مصائب کی گھڑیوں میں خدا تعالےٰ پر کامل توکل اور مصائب کا خوشی سے برداشت کرنا بلکہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں کسی اشد ترین طاقت سے بھی نہ ڈرنا ایسے اخلاق ہیں۔ جنہوں نے آپ کے دشمنوں کے دلوں کو بھی مسخر کر لیا۔ یہی استقامت تھی جس کی وجہ سے دشمن نے بھی مان لیا۔ کہ جب تک خدا تعالےٰ کی ذات پر بھروسہ نہ ہو۔ انسان کبھی ان دکھوں کو برداشت نہیں کرسکتا۔ پھر آپ پر وہ زمانہ آیا۔ جب آپ فاتح ہوئے۔ اور دشمنوں پر اقتدار حاصل کر لیا ان حالات میں بھی آپ کے اعلےٰ اخلاق مثلاً عفو و سخاوت ایسے کمال کے ساتھ ظاہر ہوئے کہ ہر عقلمند آپ کے اخلاق کو دیکھ کر گواہی دے سکتا ہے۔ کہ آپ یقیناً خدا تعالےٰ کے فرستادہ اور راستباز تھے۔

فتح و کامرانی کے موقعہ پر دشمنوں کو معاف کرنا

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر وہ زمانہ آنا جبکہ آپ نے اپنے دشمنوں پر غلبہ پالیا۔ یہ بھی حکمت سے خالی نہیں۔ کیونکہ اگر یہ زمانہ نہ آتا تو کینہ ور دشمن یہ اعتراض کرتا کہ ایسے شخص کا صبر کس حد تک معتبر ہو سکتا ہے۔ جس کو انتقام لینے کا موقعہ ہی نہیں ملا۔ یا جسے دوسروں پر اقتدار حاصل نہ ہو سکا۔ ممکن ہے اگر اس کو انتقام لینے کے مواقع نصیب ہوتے۔ تو وہ کیا کچھ نہ کرتا۔ مگر خدائے علیم و حکیم کی عنائت نے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے اخلاق ظاہر کرنے کا ہر قسم کا موقعہ دیا۔ اور دنیا کو معلوم ہو گیا۔ کہ واقعی آپ عفو میں بھی سب سے بڑھے ہوئے تھے۔ اور یہ کوئی دنیاوی سامانوں کی کمزوری یا کمی نہ تھی جس نے آپ کو دکھوں اور تکلیفوں کے برداشت کرنے کی تلقین کی۔ بلکہ آپ کے اخلاق ہی تھے۔ کہ آپ اتنے لمبے عرصہ تک دشمنانِ جان و دین کا تختۂ مشق بنے رہے۔ اور برداشت کا وہ نمونہ پیش کیا۔ کہ صفحۂ دنیا میں اسکی نظیر ملنا ناممکن ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مصائب کے زمانہ کا آغاز اس وقت ہوا جب آپ نے خدا تعالےٰ کے حکم کے مطابق دعویٰ نبوت کیا۔ ایک جاہل وحشی اور اصنام پرست قوم کو وحدانیت کی تعلیم دینا کوئی آسان کام نہ تھا۔ اس درندہ خصلت قوم نے اسلام کی تعلیم سے سخت برہم ہو کر اسلام کے علمبرداروں کے راستے میں روڑے اٹکائے اور ہر ممکن طریق سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کو ظلم و ستم کا نشانہ بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ آپ کی اور آپ کے لائے ہوئے دین کی مخالفت میں اپنا سارا زور صرف کر دینا اپنا نصب العین بنا لیا۔ اور آپ کے ساتھ وہ ظالمانہ سلوک روا رکھے۔ جن کو سن کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ انتہائی تعدیوں اور سفاکیوں کے علاوہ آپ کے قتل کرنے کے بھی منصوبے کئے گئے۔ لیکن ہمارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر و استقلال کے وہ حیران کن مظاہرے کئے۔ جس کی مثال پیش کرنے سے مادر گیتی عاجز ہے۔

آپ کے اخلاق حسنہ درجہ کمال تک پہونچے ہوئے ہیں۔ کیا دنیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اخلاقی لحاظ سے کوئی مثیل دکھا سکتی ہے۔ اور آپ کے سوا کوئی ایسا انسان پیش کر سکتی ہے۔ جس نے دشمنوں کے ہاتھوں لا انتہا مصائب جھیلے ہوں۔ مگر زبان پر حرف اُف تک نہ لایا ہو۔ ہرگز نہیں۔ صرف آپ ہی کی شان تھی۔ کہ آپ نے ایذا رسانیوں کا مقابلہ صبر و استقلال سے کیا۔ اور اپنے خون کے پیاسوں اور اشد ترین دشمنوں کے ساتھ عفو و درگزر کا برتاؤ کیا۔

حصہ داران کمیٹی دار الانوار کو اطلاع

جملہ حصہ داران دار الانوار کمیٹی کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ ۱۳ نومبر کمیٹی کا جو قرعہ نکالا گیا۔ وہ صدر انجمن قادیان کے نام نکلا۔ صدر انجمن احمدیہ کے دار الانوار کمیٹی میں ۱۲ حصے ہیں۔ اس لئے حسب قواعد دس ماہ تک صدر انجمن احمدیہ کو رقم قرعہ تقسیم ہوتی رہے گی۔
سیکرٹری

یتیموں کا محسن نبی

فقیروں کا ملجاء ضعیفوں کا ماوٰی
یتیموں کا والی غلاموں کا مولا

(از ملک مبارک احمد صاحب امین آبادی)

(۱)

ہمارے سید و مولیٰ، حضور سرور کائنات رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوانح حیات کا ہر ورق نادر الوجود محاسن، اور دلربا خوبیوں کا ایک عدیم النظیر مرقع ہے۔ جس کی مثال کسی اور جگہ سے ڈھونڈنا طلب السمک من الصحراء کے مترادف ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام زندگی کے ہر شعبہ کے لئے نمونہ، اور بنی نوع انسان کی روحانی و جسمانی تربیت کے واسطے عظیم الشان اسوہ حسنہ تھے۔ آپؐ نے دنیا کے مذہبی، تمدنی، سیاسی اور سوشل حالات و خیالات کی جو اصلاح فرمائی اور اس باب میں حکمت و معلومات سے لبریز جو ہدایات ارشاد فرمائیں۔ ان کا عشر عشیر بھی کہیں نہیں مل سکیگا تاریخ عالم اس امر کی گواہ ہے کہ آپؐ کے سوا ایسا کوئی مصلح اور ریفارمر نہیں گذرا۔ جو شاہ و گدا، اور امیر و غریب ہر قسم کے انسانوں کے لئے مفصل و مکمل قوانین و ضوابط کے نفاذ کے ساتھ ساتھ ایک عدیم المثال اسوہ حسنہ بھی پیش کر سکا ہو۔ اس جگہ ان تمام امور کے تفصیلی ذکر کی گنجائش نہیں۔ صرف اس حصہ کا نہایت اختصار کے ساتھ تذکرہ مقصود ہے۔ جو سوسائٹی کے اہم جزو یتامیٰ کے ساتھ حسن سلوک سے تعلق رکھتا ہے۔

(۲)

یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ کوئی قوم اس وقت تک سوشل حالات کی درستی و ترقی کی طرف کماحقہ، قدم نہیں اٹھا سکتی جب تک اس کے یتامیٰ کی بہبودی اور بہتری کا خاطر خواہ انتظام نہ ہو۔ مگر مذاہب عالم کا مطالعہ کرنے والا ہر منصف مزاج اس دعویٰ کی تائید کرے گا۔ کہ سوسائٹی کے اس اہم مسئلہ کے متعلق تفصیلی ہدایات سوائے اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسی مذہب اور اس کے بانی نے بیان نہیں کیں۔ بلکہ ہم یہ کہنے میں بھی حق بجانب ہیں۔ کہ مذہب اسلام کے مقدس بانی ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر یتیموں کا ہمدرد و شفیق کوئی پیدا ہی نہیں ہوا۔ آپؐ نے ان کی تعلیم و تربیت کے تاکیدی احکام بیان فرمائے امیروں اور دولت مندوں کے اموال کے ایک حصہ کا ان کو حق دار ٹھہرایا۔ ورثہ کا حصہ دلوایا، اور بہمہ وجوہ ان کی حفاظت کے قوانین صادر فرما کر انہیں سوسائٹی اور قوم و ملک کے لئے مفید وجود ثابت ہونے کے قابل بنا دیا۔

(۳)

عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ یتیموں کی تعلیم و تربیت اور اصلاح و بہتری کی طرف پوری توجہ نہیں دی جاتی۔ ان کے سرپرست ان کے اموال و امتعہ کے محافظ تو بہت شوق سے بننے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ لیکن ان کی دیکھ بھال اور تعلیم و ترقی میں خاطر خواہ دلچسپی نہیں لیتے۔ انہیں اپنے گھروں میں نوکروں اور خدمتگاروں کی طرح رکھا جاتا ہے مگر ان کی بہبودی و بہتری سے کچھ سروکار نہیں رکھا جاتا۔ جس کے نتیجہ میں آئندہ آنے والی نسلوں میں تعلیم و تربیت سے عاری ہونے کی وجہ سے جاہل اور پست ذہنیت کے افراد کا معتدبہ اضافہ ہو جاتا ہے جو قوم کے صعود و عروج کے رستہ میں بہت حد تک سدراہ ثابت ہوتے ہیں۔ اس حقیقت کے پیش نظر اسلام نے اس بارے میں نہایت تاکیدی احکام صادر فرمائے ہیں۔

خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس اہم امر کی طرف نہایت لطیف دلکش اور موثر پیرایہ میں توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ انا و کافل الیتیم فی الجنۃ ھکذا و اشار باصبعیہ السبابۃ والوسطیٰ۔ (بخاری کتاب الاداب)

یعنی میں اور یتیم کا متکفل دونوں جنت میں اس طرح اکٹھے ہونگے۔ یہ کہہ کر حضور علیہ السلام نے تشہد والی اور درمیانی انگلیوں کو ملا کر دکھایا۔

غرض نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یتامیٰ کے حقوق کی نگہداشت کے فریضہ کو بہت وضاحت کے ساتھ ذہن نشین کرایا۔ صحیح بخاری میں حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اے اللہ! تو گواہ رہ کہ میں لوگوں کو بتا چکا اور اچھی طرح ڈرا چکا ہوں کہ دو ضعیف و کمزور یعنی یتیم اور عورت کے حقوق کو ضائع کرنا سخت گناہ ہے۔

یتیموں کی خبرگیری کی ہدایات کے علاوہ اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے اموال کی صیانت و حفاظت کے متعلق بھی نہایت پرحکمت احکام صادر فرمائے ہیں۔ اسی طرح حضور علیہ السلام نے ان کے اموال کی حفاظت و ترقی کے متعلق بھی تاکید فرمائی۔ چنانچہ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خطبہ میں فرمایا۔ جو کوئی تم میں سے کسی صاحب نصاب مالدار یتیم کا متولی ہو تو چاہیئے کہ وہ اس کا مال تجارت کرکے بڑھائے۔ ایسا نہ ہو کہ زکوٰۃ میں ہی وہ مال ختم ہو جائے۔

غرض اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مسئلہ کو بہت اہمیت دی ہے۔ اور یتیم کی خبرگیری۔ اس سے حسن سلوک وغیرہ کے امور کو اہم فرائض میں شامل کیا ہے۔

درخواست دعا

ملک عبدالعزیز صاحب ولد ملک غلام حسین صاحب قادیان کی اہلیہ صاحبہ۔ عبدالعزیز صاحب ٹیلر ماسٹر گلیانہ ضلع گجرات کا بچہ نذیر احمد۔ خواجہ غلام نبی صاحب ڈیرہ دون کے برادر زادہ خواجہ عبدالعزیز صاحب

میدانِ جنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں سے سلوک

(از عبد الواحد خاں صاحب۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ کلکو)

تاریخ اس امر کی شاہد ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عفو اور درگزر اور رحم کی جو مثال پیش کی وہ بے نظیر ہے۔ اور تو اور لڑائی اور جنگ میں بھی آپ نے جو طریق عمل اختیار فرمایا۔ وہ سراسر رحمت اور شفقت تھا۔ آپ نے جس قدر جنگیں کیں وہ سب دفاعی رنگ میں کیں۔ اور جب دشمن صلح کی طرف۔ ذرا بھی مائل ہوتا۔ تو آپ فوراً صلح کے لئے آمادہ ہو جاتے۔ کلام مجید میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ وان جنحوا للسلم فاجنح لها وتوکل علی اللہ انه هو السميع العليم۔ وان يريدوا ان يخدعوك فان حسبك الله هو الذی ايدك بنصره وبالمؤمنين۔ یعنی اگر دشمن صلح کی طرف مائل ہو تو آپ بھی فوراً صلح کر لیں۔ اور اگر آپ کو یہ خدشہ ہو۔ کہ دشمن دھوکہ کی نیت سے صلح کرتا ہو۔ تو بھی صلح کر لو۔ اللہ ان کے لئے کافی ہے۔ اور مومنین کی ہر حالت میں مدد کریگا۔

پھر فرمایا۔ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ۔ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ یعنی انکے ساتھ اس وقت تک لڑائی کرو۔ جب تک کامل طور پر مذہبی آزادی حاصل ہو جائے۔ اور اگر وہ لڑائی سے رک جائیں۔ تو آپ بھی فوراً رک جائیں۔

پھر فرمایا۔ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ۔ یعنی اگر کوئی مشرک پناہ مانگے تو اس کو پناہ دے دو۔ اور اس کو محفوظ مقام تک پہنچا دو سبحان اللہ یہ ایک ایسی اعلیٰ تعلیم ہے کہ جس کی نظیر کسی دوسری تعلیم میں نہیں ملتی۔ سیل (Sale) نے اس آیت کا جو ترجمہ کیا ہے وہ یہ ہے:-

"You shall give him a safe conduct that he may return home again securely in case he shall not think fit to embrace Mohammadanism."

یعنی جو دشمن پناہ مانگے اور اسلام قبول نہ کرنا چاہے تو اس کو اس کے گھر تک محفوظ پہنچا دیا جائے۔

کیا ایسا اعلیٰ درجہ کا سلوک کسی اور فاتح نے آجتک کسی دشمن سے کیا۔ یہ مذہبی رواداری کی ایک عظیم الشان مثال ہے

کفار ہمیشہ مسلمانوں پر ظلم کرتے۔ معاہدے کرتے مگر پھر معاہدات کی پرواہ نہ کرتے اور توڑ دیتے۔ چنانچہ قرآن مجید میں آتا ہے کہ لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً اُولٰئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ یعنی کفار نہ رشتہ داری کا خیال کرتے ہیں۔ نہ معاہدات کا اور ظلم میں حدود سے تجاوز کرتے ہیں مگر اس کے مقابلہ پر الٰہی حکم یہ ہے کہ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا یعنی جو کفار آپکے ساتھ جنگ کرتے ہیں ان کے ساتھ تمہیں جنگ کی اجازت ہے۔ مگر حد اعتدال سے تجاوز نہیں کرنا ہوگا اس سے دو باتیں ظاہر ہوتی ہیں (۱) اول یہ کہ لڑائی صرف ان کے ساتھ کی جائے جو لڑائی کرنے آئیں دوسرے یہ کہ حد اعتدال سے تجاوز نہ کیا جائے سبحان اللہ کیا زریں سبق ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی تلوار اٹھانے میں سبقت نہ کی اور جنگ کے بعد ہمیشہ کفار پر رحم اور عفو کیا۔ آپؐ کی زندگی میں ایسی بے شمار مثالیں موجود ہیں مثلاً جنگ حنین کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رضاعی بہن کی درخواست پر تمام قیدیوں کو رہا کر دیا۔ حاتم طائی کی لڑکی اور اس کے ساتھیوں کو رہا کر دیا۔ عبد اللہ بن اُبیّ ایک اشد ترین منافق جس نے عمر بھر اسلام کے خلاف طرح طرح کی شرارتیں کیں اسکی موت پر آپنے اس کے لڑکے کی درخواست پر جنازہ پڑھایا

جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ میں شامل ہو کر تحقیق حق کریں

سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶-۲۷؍ دسمبر کو ہوگا

اس سال خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶-۲۷؍ دسمبر کو ہوگا۔ اس میں شمولیت کے لئے ہر اس شخص سے درخواست کی جاتی ہے۔ جو اسلام سے محبت رکھتا۔ اور دین کے متعلق تحقیق کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ آج کل احرار جماعت احمدیہ کے خلاف جگہ بجگہ بالکل غلط اور جھوٹی باتیں مشہور کرتے پھرتے ہیں۔ ہر حق پسند کو چاہیئے کہ اس بارے میں خود تحقیقات کرے۔ جس کے لئے بہترین موقعہ سالانہ جلسہ ہے۔ اس میں شمولیت کے لئے تشریف لانے والے اصحاب کے کھانے اور رہائش کا انتظام جماعت احمدیہ کے ذمہ ہوتا ہے۔ پس حق پسند اصحاب ضرور تشریف لائیں۔ اور بچشم خود جماعت احمدیہ کے حالات ملاحظہ فرمائیں:۔

مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ کے خلاف ہائی کورٹ کا فیصلہ انگریزی میں

مسٹر کھوسلہ سشن جج گورداسپور کے فیصلہ کے خلاف مسٹر جسٹس کولڈسٹریم کے فیصلہ کا خلاصہ اخبار انگریزی سن رائز لاہور کے ۱۸؍ نومبر ۱۹۳۵ء کے پرچے میں اور مکمل فیصلہ ۲۵؍ نومبر ۱۹۳۵ء کے پرچے میں شائع ہوگا۔

احباب مطلوبہ تعداد دفتر سن رائز ۹۴ کشمیر بلڈنگ میکلوڈ روڈ لاہور سے طلب فرمائیں

انچارج تحریک جدید قادیان

مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ کے خلاف عدالت عالیہ کا مفصّل فیصلہ

سشن جج گورداسپور کے فیصلہ کے متعلق آنریبل جسٹس کولڈسٹریم نے جو فیصلہ دیا ہے اس کا خلاصہ چھپ چکا ہے۔ مفصل فیصلہ انشاء اللہ العزیز بہت جلد شائع کیا جائے گا۔ چونکہ احرار نے سشن جج کے فیصلہ کو لاکھوں کی تعداد میں شائع کیا۔ اس لئے اس کے بد اثر کو زائل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ احباب جماعت ہر اس شخص تک الفضل کا یہ پرچہ پہنچائیں۔ جس نے سشن جج کا فیصلہ پڑھا یا سنا اور جس قدر تعداد میں اس پرچے کی ضرورت ہو۔ اس سے بواپسی ڈاک دفتر الفضل کو مطلع فرمائیں۔ کیونکہ یہ پرچہ اسی قدر تعداد میں شائع کیا جائے گا۔ جس قدر درخواستیں موصول ہو چکی ہوں گی دیر سے آنے والی درخواستوں کی تعمیل نہیں ہو سکے گی۔ (مینیجر)

یوم تحریک جدید کے اہم جلسے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے دوسرے سال کے متعلق مطالبات پر تقریریں کرنے کے لئے جماعت ہائے احمدیہ کے لئے یکم دسمبر ۱۹۳۵ء کا دن مقرر فرمایا ہے۔ لہذا بموجب ارشاد حضور تمام جماعتیں اپنی اپنی جگہ جلسے کر کے احباب جماعت کو حضور کے مطالبات کی اہمیت اور ضرورت سے آگاہ کریں۔ اور جو دوست اپنے آپ کو ان مطالبات کو پورا کرنے کے لئے پیش کریں۔ ان کی اطلاع دفتر ہذا میں ارسال فرمائیں۔ (انچارج تحریک جدید قادیان)

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

اٹھرا یعنی اسقاط حمل کا مجرب ترین علاج

بے اولادوں کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا قبل از وقت حمل گر جاتا ہو۔ یا بچے مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ عوام اسے اٹھرا اور اطباء اور ڈاکٹر اسقاط حمل یا مس کیرج کہتے ہیں۔ یہ سخت موذی اور تباہ کن مرض ہے۔ جس سے بے شمار گھرانے بے چراغ اور بے اولاد رہتے ہیں۔ ہر انسان کو دنیا میں اولاد کی تمنا ہوتی ہے۔ اور یہ ایک جائز اور قدرتی خواہش ہے۔ پروردگار عالم نے ہر مرض کے لئے معالجات رکھے ہیں۔ ہم دعوے اور یقین کی بناء پر ببانگ دہل کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس مرض کا اکسیر اور مجرب ترین علاج مالک دواخانہ رحمانی نے حضرت قبلہ جناب حکیم حافظ حاجی مولانا نور الدین رضؓ شاہی طبیب سے سیکھ کر اور بحکم حضور حکیم الامت محافظ اٹھرا گولیاں ایجاد کیں۔ ہزاروں لوگوں کی یہ مجرب و آزمودہ گولیاں ہمارے دواخانہ سے قریباً گذشتہ پچیس برس سے زیر استعمال ہیں۔

ہمارے علاج سے ہزارہا مریضوں کو خدا کے فضل سے کامل شفا ہوئی۔ اور ہم اسے تحدیث نعمت کے طور پر اپنے دواخانہ کے لئے کریڈٹ (Certainty) سمجھتے ہیں۔ ہر شخص جس کے گھر میں یہ موذی مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً ہماری نایاب محافظ اٹھرا گولیاں طلب کر کے استعمال کرے۔ اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھے ؎

مشک آنست کہ خود ببوید

قیمت فی تولہ اصل قیمت عہ رعایتی عہ علاوہ محصولڈاک گیارہ نولے یکمشت منگانے والے سے صرف نو روپیہ علاوہ محصولڈاک

قیمت میں خاص رعایت

آج کی تاریخ سے دسمبر ۱۹۳۵ء تک

سُرمہ نور افزاء رجسٹرڈ

یہ بے نظیر سرمہ قیمتی اجزاء سے مرکب ہے۔ بینائی کو قائم اور آنکھوں کو مختلف عوارض سے محفوظ رکھنے میں یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ آنکھوں کے جملہ امراض دھند۔ غبار جالا ککرے پھولا۔ خارش چشم۔ آنکھوں سے پانی آنا۔ لیسدار رطوبت کا نکلنا۔ پرانی سرخی ابتدائی موتیا بند وغیرہ۔ غرض کل امراض کا واحد علاج ہے۔ جو لوگ کثرت مطالعہ اور باریک بینی سے قوت بینائی کمزور کر بیٹھے ہوں۔ یا عینک کے عادی ہو کر قدرتی طاقت کو بے کار کر دیا ہو۔ انہیں اس سرمہ کا استعمال ضرور کرنا چاہیئے۔ یہ سرمہ جملہ شکایات چشم دور کر کے آئندہ آنے والے عوارض سے آنکھ کو محفوظ رکھتا ہے۔ جن کی نظر روز بروز کمزور ہوتی ہو۔ وہ اس سرمہ کے استعمال سے زائل شدہ طاقت کو بحال کر لیں۔ اس بے نظیر سرمہ کے استعمال کے بعد انشاء اللہ آپ کو پھر کسی اور سرمہ کی تلاش نہ رہے گی

اصل قیمت فی تولہ عہ رعایتی عہ علاوہ محصولڈاک

طاقت کی بے نظیر گولیاں حبّ رحمانی رجسٹرڈ

یہ گولیاں عجائبات طب سے ہیں۔ اور اپنے اندر بے اندازہ برقی اثر رکھتی ہیں۔ طالبان صحت و تندرستی کے لئے ان کا استعمال از حد ضروری اور لابدی ہے۔ "حبّ رحمانی" کشتہ سونا۔ کشتہ چاندی۔ کشتہ فولاد۔ موتی زعفران جدوار اور مشک سے مرکب ہے۔ قوت کیسی ہی کمزور پڑ گئی ہو۔ پٹھے اپنے کام سے جواب دے چکے ہیں۔ اور آرام و راحت کا مقابلہ تلخ زندگی سے ہو۔ ایسی حالت میں انشاء اللہ صرف حبّ رحمانی ہی ساتھ دے گی۔ حرارت عزیزی کمزور ہو کر تمام بدن پر پژمردگی چھائی ہوئی ہو۔ اور کمزوری دل نے نیم جان بنا دیا ہو۔ تو ایسی حالت میں بالخصوص حبّ رحمانی ہی مفید ہو گی۔ غرض تمام جسم اور خصوصاً اعضائے رئیسہ کو قوت دے کر از سر نو تازگی پیدا کر دے گی۔ ان گولیوں کے فوائد عجیبہ اور اثرات غریبہ تحریر میں نہیں آسکتے۔ صرف اس قدر بس ہے کہ یہ بے نظیر اور نایاب تحفہ جسمانی مریضوں کے لئے آب حیات سے بڑھ کر زندگی بخش ہے۔ قیمت اصل حب رحمانی ایک ماہ چھ روپیہ رعایتی ۵ روپے علاوہ محصولڈاک

حبّ راحت

عورتوں کی بیماری

یہ بات درست ہے۔ کہ جب تک ایام ماہواری بے قاعدہ ہوں۔ اولاد کا ہونا مشکل ہے۔ ہزاروں مستورات آئے دن اسی مشکل میں رہتی ہیں۔ کہ حیض کے دنوں میں بے قاعدگی ایام سے کم یا زیادہ دنوں میں حیض آتا ہے۔ اور وہ بھی تھوڑا یا زیادہ آتا ہے۔ جی متلانا۔ تمام بدن میں تکلیف ہونا سر چکرانا پھوڑے پھنسی خرابی خون حمل کا نہ ٹھہرنا۔ ان تکالیف سے بچنے کے لئے ہماری تیار کردہ حب راحت استعمال کریں۔ انشاء اللہ ایام ماہواری کی تکلیف سے نجات ہو گی۔ اصل قیمت ہے رعایتی عہ علاوہ محصولڈاک

خدا کی نعمت

نرینہ اولاد

جن دوستوں کو نرینہ اولاد کی خواہش ہو یہ دوائی خدا کی نعمت ہمارے دواخانہ سے منگوا کر استعمال کریں۔ خدا کے فضل سے اولاد نرینہ ہو گی۔ یہ عجیب علاج ہے جسکو مالک دواخانہ رحمانی نے حضرت مولانا حکیم نور الدین اعظم طبیب شاہی کے خاص مجرب و آزمودہ اور عطا کردہ نسخہ سے تیار کیا۔ جو گذشتہ ۲۵ برس سے ہمارے دواخانہ سے لوگوں کے زیر استعمال ہے۔ اور صدہا اشخاص نے اس دوا سے فائدہ اٹھا کر اور بامراد ہونے کے بعد خود بخود سندات روانہ کیں۔ اصل قیمت مکمل خوراک علاوہ محصولڈاک صرف ۷ روپے آنے رعایتی صرف ساڑھے پانچ روپے۔

تازہ شہادت

حکیم عبد الرحمن صاحب کاغانی مرحوم میرے دوست تھے۔ اس کے علاوہ کیونکہ وہ جانتے تھے۔ کہ میرے والد صاحب ایک مستند طبیب تھے۔ اور میں نے باوجود لائق اطباء سے علم طب حاصل کرنے کے دوبارہ ان کے قابل قدر استاد حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب شاہی طبیب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے دوبارہ طب یونانی پڑھی ہوئی ہے۔ اس لئے وہ اپنے دواخانہ رحمانی کے کاروبار کے متعلق عموماً مجھ سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ ان کی وفات کے بعد میں نے یہ ضروری سمجھا۔ کہ میں اب ان کے بچوں کی بہتری کے لئے ان کی یادگار دواخانہ رحمانی کی سرپرستی و نگرانی اپنے ذمہ لوں۔ میں نے ان کی وفات کے بعد معاً اس کا اعلان کر دیا تھا۔ اب دوبارہ اس کا اعادہ کر کے احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جو دوائیں حکیم کاغانی صاحب مرحوم کے وقت باہر بھیجی جاتی تھیں۔ یا جن کا اشتہار میں ذکر ہوتا تھا۔ وہ سب اسی احتیاط سے اب بھی ان کے دواخانہ میں تیار کی جاتی ہیں۔ لہذا احباب کو بوقت ضرورت ان کے دواخانہ کا اب بھی ویسا ہی خیال رکھنا چاہیئے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ اپنے اعتماد کو صحیح پائیں گے۔ محمد سرور شاہ پرنسپل جامعہ احمدیہ (نوٹ) اس دواخانہ کے سرپرست و نگران حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ہیں۔

(نوٹ) یہ رعایت صرف آج کی تاریخ سے جلسہ سالانہ یعنی دسمبر ۱۹۳۵ء کے آخر تک ہے۔ عام فائدہ رسانی کے خیال سے ہم نے قیمتیں بھی کم مقرر کی ہیں:

عبد الرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان۔ پنجاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

برادرانِ جماعت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کو علم ہوگا۔ کہ جہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تین سال گذرے۔ جلسہ سالانہ پر احباب جماعت کو ان کے تزکیہ نفس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کے مجموعہ کی بالالتزام تلاوت کرنے کی تاکید فرمائی تھی۔ اور اس سے جو فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں ان کا ذکر فرمایا تھا۔ وہاں نظارت تالیف و تصنیف کو بھی ارشاد فرمایا تھا۔ کہ جلد تر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات۔ مکاشفات اور رؤیاء کا صحیح اور مکمل مجموعہ شائع کرنے کا انتظام کرے۔ تاکہ دوست اس سے پوری طرح مستفید ہو سکیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اس کی ترتیب و تدوین کے متعلق ایک سب کمیٹی تجویز فرمائی۔ جس نے باہمی مشورہ کے بعد ضروری امور طے کئے جن کے مطابق مکرمی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل کی نگرانی میں سلسلہ احمدیہ کے دو نوجوان علماء کے سپرد یہ کام کیا گیا۔ اور وقتاً فوقتاً خاکسار نے بھی بحیثیت ناظر تالیف و تصنیف ان کے کام کو دیکھا۔ اور ضروری مشورے دیئے۔ اس کی تیاری کے لئے مرتب کنندگان نے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا گہرا مطالعہ کیا۔ وہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشتہارات۔ مکتوبات۔ تقاریر اور ڈائریوں کا بھی مطالعہ کیا۔ مزید برآں سلسلہ کے اخبارات۔ رسائل اور دوسری ضروری کتب کو بھی پڑھا۔ اور ان کے مطالعہ کے بعد جس قدر الہامات۔ مکاشفات اور رؤیا وغیرہ مل سکے۔ وہ سب کے سب تاریخی ترتیب کے ساتھ جمع کر لئے گئے۔ یہی نہیں۔ بلکہ بعض ضروری تشریحات بھی حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کی کتب سے کر ایزاد کی گئیں۔ اس کے سوا جن الہامات کی تاریخوں وغیرہ کے متعلق کچھ ابہام تھا ان کے متعلق فٹ نوٹوں میں تشریح کی گئی۔ اور حضور کے جو الہامات عربی۔ فارسی اور انگریزی وغیرہ میں تھے ان کا ترجمہ بھی ساتھ ہی ساتھ دے دیا گیا۔ اور جن کا ترجمہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہیں فرمایا تھا۔ ان کا ترجمہ مرتب کی طرف سے حاشیہ میں دے دیا گیا۔ مزید برآں عربی عبارتوں پر اعراب بھی لگا دیئے گئے۔ تاکہ پڑھنے والا صحت کے ساتھ پڑھ سکے۔

الغرض اس مجموعہ کو زیادہ سے زیادہ مکمل۔ صحیح اور مفید بنانے میں جو باتیں ضروری تھیں۔ ان کا پورا پورا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اور اس کی موجودہ صورت کو دیکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ احباب جماعت اسے دیکھیں گے۔ تو یقیناً خوش ہوں گے۔ علاوہ اس محنت اور مفید اضافوں اور ضروری فٹ نوٹوں کے اس کی کتابت۔ طباعت اور کاغذ کا بھی عمدہ اہتمام کیا گیا ہے۔

کتاب کا سائز ۲۰×۲۶ ہے کاغذ اعلےٰ ساخت کا چھپائی عمدہ۔ لکھائی دیدہ زیب اور مسطر ۲۲ سطری۔ حاشیہ کھلا۔ اصل متن کا قلم جلی اور ترجمہ اور نوٹوں کا قلم قدرے خفی رکھا گیا ہے۔ تاکہ اصل اور ترجمہ میں امتیاز رہے۔ اور **حجم چھ ساڑھے چھ سو صفحات کے لگ بھگ اور قیمت بلا جلد عہ (دو روپے)**

الغرض یہ مجموعہ الہامات جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے **"تذکرہ"** تجویز فرمایا ہے۔ اپنی باطنی اور ظاہری خوبیوں کے لحاظ سے اس قابل ہو گیا ہے۔ کہ دوست اسے زیادہ سے زیادہ تعداد میں خریدیں۔ اور پڑھیں۔ اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔

چونکہ قلت سرمایہ کی وجہ سے صرف ایک ہزار ہی چھپوایا گیا ہے۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس نعمت غیر مترقبہ کو جلد سے جلد حاصل کریں۔ ورنہ ختم ہو جانے پر پھر انتظار کرنا ہوگا۔ لہذا جو دوست چاہتے ہیں کہ اس دُرِّ بے بہا کو جلد تر حاصل کریں۔ وہ اعلان ہذا پڑھتے ہی اپنا آرڈر بھجوا دیں۔

احباب کی خاطر اس مجموعہ کی جلد بھی کروائی جا رہی ہے۔ جلد انشاءاللہ مضبوط۔ خوبصورت اور سارے کپڑے کی ہوگی۔ اور اس پر کتاب کا نام سنہری حرفوں سے لکھا ہوگا۔ امید ہے کہ دوست اس نادر موقع سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔

خاکسار

مرزا بشیر احمد ناظر تالیف و تصنیف قادیان ۲۰/۱۱/۳۵

ضروری نوٹ منجانب مینیجر بک ڈپو اتنی بڑی ضخامت اور کاغذ لکھائی چھپائی کے عمدہ ہونے پر بھی قیمت عہ رکھی گئی ہے۔ جو بہت بڑی رعایت ہے۔ اس پر بھی مزید رعایت یہ کی جاتی ہے۔ کہ جو دوست پیشگی عہ روپیہ ادا کر دیں گے۔ انہیں جہاں یقینی طور پر یہ کتاب مل سکیں گی۔ وہاں عہ اور دینے پر انہیں جلد بندھی ہوئی کتاب مل جائے گی۔

خاکسار:۔ مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا

عظیم الشان تاریخی لیکچر

اختلافات کا آغاز

جس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دوران خلافت میں باغیوں اور منکرانِ خلافت کی خفیہ سازشوں اور شرارتوں کا نہایت بسط سے انکشاف کیا گیا ہے۔

قیمت صرف ۵ر

سیرت النبیؐ

مؤلفہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

یہ سیرت اپنے رنگ کی پہلی کتاب ہے۔ عام سیرتوں اور تاریخوں والا طرز اس میں نہیں بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر قول و فعل کی حکمت اور فلسفہ کو بیان فرماتے ہوئے نہایت بہترین نتائج اور سباق اخذ کئے گئے ہیں۔ یہ کتاب اس قابل ہے۔ کہ روزمرہ کے درس میں رکھی جائے۔ اور ہر غیر مسلم معزز طبقہ تک اسکو پہونچایا جائے۔ اس کی اصل قیمت ۱۲ر رعایتی ۱۲ر

انسانِ کامل

مؤلفہ

جناب میر محمد اسحٰق صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ

ایک انسان کی زندگی میں جس قدر حالات پیدا ہو سکتے ہیں۔ ان سب کو ایک ایک کر کے مطابقت دکھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسوہ کامل ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۲ر

ایک عظیم الشان روحانی تحفہ

مفتاح القرآن

قرآن کریم کے تمام الفاظ کے حوالجات آیات کی مفصل فہرست

اس مفصل اور جامع کلید قرآن میں یہ سہولت پیدا کی گئی ہے۔ کہ جس لفظ کے متعلق بھی یہ معلوم کرنا ہو۔ کہ یہ لفظ قرآن مجید کی کس کس آیت میں اور کہاں کہاں استعمال ہوا ہے۔ وہ لفظ مع الفاظ آیات و حوالجات رکوع اور نمبر آیت و سورۃ اس میں فوراً نکل آئے گا۔ اس لفظ کے متعلق تمام حوالجات اور آیات ایک جگہ درج شدہ مل جائینگی ہمارا دعوے ہے کہ اس قسم کی کلید قرآن آج تک کسی نے شائع نہیں کی۔ ساڑھے آٹھ سو صفحہ پر ختم ہوئی ہے۔ قیمت مجلد چار روپیہ۔ اس عظیم الشان تالیف کا ہر احمدی اور خصوصاً ہر مبلغ اور ہر اہل علم کے پاس رہنا ضروری ہے۔

کتاب گھر قادیان

عکسی حمائل شریف معرا

مصری

چوڑی ۳ انچ اور ۴ انچ لمبی۔ نہایت صحیح خوشخط اور ہلکی وزن صرف چھ سات تولہ مجلد معرا کو قیمت ۱۲ر

فتاویٰ المسیح موعود علیہ السلام

یہ کتاب حال ہی میں از سر نو تالیف کر کے شائع کی گئی ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی زبان مبارک سے فرمائے ہوئے تمام فتوے مع اصل حوالجات جمع کئے گئے ہیں۔ زندگی کے تمام لوازمات اور ضروریات مثلاً نماز روزہ حج زکوٰۃ شادی۔ موت رسوم۔ سود۔ رشوت بیع و شرا۔ تعلقات تمدنی۔ غرضیکہ تمام اہم امور کے متعلق جسقدر فتوے بھی حضرت اقدس کے میسر آسکے ہیں۔ وہ سب اس میں درج ہیں۔

قیمت صرف ایک روپیہ مجلد ۱۲ر

سیرت مسیح موعود علیہ السلام

مؤلفہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ

نہایت مختصر مگر جامع و مانع رنگ میں حضرت اقدس کی سوانح کو بیان فرمایا گیا ہے۔ جو ایک محقق اور متلاشی حق کے لئے کافی و وافی ہے۔ بچوں اور عورتوں کو حضرت اقدس کے متعلق عام واقفیت دینے کے لئے بہترین رسالہ ہے

قیمت قسم اول ۲ر قسم دوم ۱ر

حبوب عنبری (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں عنبر، مشک۔ موتی زعفران اور دیگر قیمتی اجزا سے مرکب ہیں۔ ان کا استعمال ان لوگوں کے لئے ہے۔ جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سرد پڑ گئے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ سرور مٹ گیا ہو۔ چہرہ بے رونق۔ حافظہ کمزور اعضائے رئیسہ سرد پڑ گئے ہوں۔ کمر درد کرتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ ایسی حالت میں حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ گئی ہوئی قوت واپس آجاتی ہے۔ حرارت غریزی تیز ہو جاتی ہے دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اعضائے رئیسہ و شریفہ دل و دماغ طاقتور ہو جاتے ہیں۔ جسم فربہ اور چست و چالاک ہو جاتا ہے گویا ضعیفی کی دشمن ہے۔ جوانی کی محافظ ہے۔ جائز حاجت منی آرڈر روانہ کریں۔

حبوب عنبری کے ایک بار کھانے سے چالیس سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہوتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی پندرہ روپیہ

المشتہر: نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

محافظ جنین — اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے بچے پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ یا حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور لڑکیاں زندہ رہتی ہیں۔ لڑکے اول تو کم پیدا ہوتے ہیں۔ اور پھر معمولی صدمہ سے فوت ہو جاتے ہیں۔ یا ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ کھچش۔ بخار نمونیہ سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسیاں چھالے نکلنا۔ بدن پر خون کے دھبے پڑنا وغیرہ میں مبتلا رہ کر داعی اجل ہوتے ہیں۔ ایسے وقت میں والدین پر جو صدمہ گزرتا ہے۔ خداوند کریم اس سے ہر ایک کو محفوظ رکھے۔ آمین اس بیماری کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ ام نور الدین شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر کی مجرب حب اٹھرا رجسٹرڈ حضور کے ارشاد سے خلق خدا کی بہتری کے لئے تیار کر کے اس کا فیض عام کیا ہوا ہے۔ جو ۱۹۱۰ء سے آج تک جاری ہے۔ ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ اب جن گھروں میں اٹھرا کی بیماری نے ڈیرا جمایا ہوا ہے۔ وہ خدا پر بھروسہ رکھیں۔ اور حب اٹھرا رجسٹرڈ فوراً استعمال کرا دیں۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست۔ مضبوط اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اور والدین کے لئے ٹھنڈک قلب اور باعث شکریہ ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگواتے پر لعہ روپے نصف منگوانے پر صہ اس سے کم عہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک

المشتہر: حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

حب نظامی (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں موتی مشک۔ زعفران۔ کشتہ۔ یشب۔ عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت غریزی کے بڑھانے میں بے حد اکسیر ہیں۔ جس پر انسان کی صحت کا دارومدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت توانائی کی دوست ہیں۔ دل و دماغ۔ جگر سینہ گردہ مثانہ کو طاقت دیتی۔ اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت باہ کے مایوسوں کے لئے تحفۂ خاص ہے قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپے رعایتی چار روپے

المشتہر

تریاق معدہ

یہ ایک لاجواب مفید ترین پوڈر ہے۔ جس کے استعمال سے پیٹ کی ہر ایک قسم کی شکایت کافور ہوتی ہے۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ بدہضمی۔ گڑگڑاہٹ۔ کھٹے ڈکار۔ متلی۔ قے۔ بار بار پاخانہ آنا۔ اور ہیضہ کے لئے تو اکسیر اعظم ہے۔ آج کل کے موسم کے لئے اس کا ہر گھر میں رہنا اشد ضروری ہے یہ مندرجہ بالا بیماریوں کا تریاق ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی ۱۲ رعایتی ۸ علاوہ محصول وغیرہ۔

نظام جان اینڈ سنز

قبض کشا گولیاں

قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالیٰ محفوظ و امن میں رکھے۔ آمین دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور نسیان غالب۔ ضعف بصر و معدہ۔ ککرے آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ کی انتڑیاں کمزور ہوتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آن موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ انکے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ قے وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو کھا کر سو جائیں صبح کو ایک اجابت کھل کر آتی اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ انکا استعمال صحت کا بیمہ ہے قیمت یکصد گولی عہ رعایتی عہ المشتہر حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

مقوی دانت منجن

اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے۔ مونہہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت میلے ہیں۔ ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ ان امراض کے لئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایت دور ہو جاتی ہے۔ اور دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ قیمت دو اونس شیشی ۱۲ رعایتی ۸ المشتہر۔ نظام جان اینڈ سنز

تریاق گردہ

درد گردہ ایسی موذی بلا ہے۔ کہ الامان۔ جس کو ہوتا ہے وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اسکا دورہ جب شروع ہوتا ہے۔ اسوقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کے لئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بے حد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اسکی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اسکے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو۔ خواہ مثانہ میں خواہ جگر میں ہو۔ سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے۔ جب وہ کنکر کھر کھر کر باریک ہو جاتا ہے۔ اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے۔ تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس دو روپیہ رعایتی عہ المشتہر نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

حب مفید النساء

یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی۔ کم آنا۔ زیادہ آنا۔ نلوں کا درد۔ کمر کا درد۔ کولہوں کا درد۔ سستی۔ قے۔ چہرہ کی بے رونقی۔ چہرہ کی چھائیاں۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ اولاد کا نہ ہونا وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضل خدا اولاد کا مونہہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک عار رعائتی عہ

المشتہر

نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

اخبار زمیندار لاہور

اس کے پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہوگا ہم خوشی کے ساتھ اس بات کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ شیخ صاحب کی مشہور و معروف دوائی کے ہزار ہا صحت یافتہ لوگوں کے خطوط کے مطالعہ سے اس دوائی کی عظمت اور خوبی پایۂ ثبوت کو پہونچ جاتی ہے۔ مردانہ بیماریوں کے مریض شیخ غلام احمد محلہ پیر گیلانیاں لاہور کی بے نظیر دوائی سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔ عرصہ ۴ سال سے اس دوائی کا اشتہار ملک کے معزز اخبارات میں شائع ہوتا ہے۔

(مینجر مبلغ اشتہارات) ۱۳ مارچ ۱۹۳۵ء

جناب ڈاکٹر سیٹھارام صاحب میڈیکل آفیسر

آئی سی ڈسپنسری بادن (حیدرآباد سندھ) میں نے آپ کا دی۔ پی جس میں تین شیشی نیپالی گولیاں اور ایک شیشی نیپال تیل تھا۔ وصول کرکے ایک مریض پر تجربہ کیا۔ آپ کی دوائیوں نے مریض کو بالکل تندرست کردیا۔ مہربانی کرکے ایک پارسل اور روانہ کردیں۔ میں نے اپنے مریضوں میں آپ کی دوائی کا چرچا شروع کردیا ہے۔ واقعی اکسیر صفت دوا ہے۔

تجربہ کرنے پر اکسیر ثابت ہوئی ہیں

جناب شیخ صاحب! السلام علیکم کے بعد عرض ہے۔ کہ میں آپ کی دوائی جو آپ کے شفاخانہ سے لایا۔ وہ گولیاں اور روغن مایوس العلاج مریض پر تجربہ کرنے سے اکسیر ثابت ہوئی ہیں ہم آپ کی محنت اور سچائی کے تہ دل سے مشکور ہیں"۔

حکیم شیخ عبید اللہ
گجرات

اس کے پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہوگا!

ناظرین میں نہ تو اشتہاری حکیم ہوں نہ ڈاکٹر۔ بلکہ ایک معمولی کلرک ہوں۔ بدقسمتی سے میں اپنی جوانی میں عادات قبیحہ کا مرتکب ہوگیا۔ جس کے نتیجہ بد سے میں بالکل بے خبر تھا۔ اچانک عرصہ ڈیڑھ سال کے بعد مجھے ناطاقتی کے نامراد امراض جو اس قبیح عادت کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ لاحق ہوگئے۔ بے انتہا شکائتوں کے سبب میرا چہرہ دن بدن لاغر اور زرد ہونے لگا۔ دوست احباب میری پژمردگی کا سبب پوچھتے تھے۔ مگر میں کسی کو اپنی حالت سے آگاہ کرنا مناسب نہ سمجھتا تھا۔ درپردہ لاہور اور دیگر شہروں کے بڑے بڑے ڈاکٹروں اور حکیموں سے جن کے لمبے چوڑے اشتہاروں کی کوئی حد نہ تھی۔ ادویات منگوا کر استعمال کرتا رہا۔ لیکن بالکل بے سود۔ خاک بھی فائدہ نہ ہوا۔ بلکہ علاوہ خرچ کے کئی ایک اور تکلیفوں کا سامنا کرکے بھی مایوس رہنا پڑا۔ اس مایوسی کی حالت میں میں زندہ درگور ہونیکو ترجیح دیتا تھا۔ اتفاقاً خوش قسمتی سے مجھے ایک ملازمت میں نیپال جانا پڑا۔ ۱۹۰۸ء میں لاہور سے نیپال روانہ ہوا۔ اور ایک دو جگہ ٹھہرتا ہوا نیپال کے مشہور شہر کھٹمنڈو میں اترا۔ میرے ساتھ ایک **فقیر خضر صورت** جو ایک دو روز پہلے کے وہاں مقیم تھے۔ مجھے پوچھنے لگے۔ کہ تم اداس اور تمہاری شکل مریضوں کی سی کیوں ہے۔ میرے پر درد دل نے اس **فقیر خضر صورت** اور کامل سنیاسی سے اپنا سارا ماجرا کہہ ڈالنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ میں نے بے کم و کاست اپنی تمام سرگذشت کا کچا چٹھا بیان کرکے یہ بھی کہدیا۔ کہ اب میں اس زندگی سے تنگ آکر خودکشی کرنے پر آمادہ ہوں۔ اس فقیر صاحب کمال نے از راہ شفقت میرے حال زار پر رحم فرما کر ایک نسخہ کھانے کے لئے مقوی گولیوں کا اور دوسری کمزوری دور کرنے کے لئے مالش کا بتایا۔ چنانچہ میں نے بموجب ارشاد اس صاحب کمال کے چند ایک جنگلی جڑی بوٹیاں اور کئی ایک ادویات بازار سے خرید کر ہر دو جوہر کیمیا کو روبرو اس صاحب کمال کے تیار کرکے استعمال کرنا شروع کیا **ناظرین میں اپنے خدا کو حاضر و ناظر جان کر سچ کہہ رہا ہوں۔** کہ ساتویں ہی روز میری تمام شکایتیں جو ایک ایسے مریض کو لاحق ہوا کرتی ہیں۔ رفع ہونی شروع ہوگئیں۔ اور میں اپنے آپ کو بیحد خوش قسمت فرد کہنے کا مستحق ہوگیا۔ اگرچہ مجھ کو چند ہی روز کے استعمال سے نمایاں فائدہ ہوگیا۔ مگر میں نے بموجب ارشاد اپنے محسن کے ۲۱ روز تک پرہیز جاری رکھا۔ میں ہر روز تین سیر دودھ بآسانی ہضم کرلیتا تھا۔ میرا چہرہ بارونق بدن مضبوط اور بینائی طاقتور ہوگئی اور تمام امراض کافور ہوگئے۔ گویا کبھی ہوئے ہی نہ تھے۔ لاہور واپس آکر باقی ماندہ دوائی کا کئی ایک مایوس الصحت مریضوں پر تجربہ کیا چنانچہ ہر قسم کی کمزوری وغیرہ کے لئے اکسیر سے بڑھکر پایا۔ اب کئی ایک دور اندیش احباب کے اصرار پر اور عوام کے فائدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ اشتہار بغرض رفاہ عام دیا جاتا ہے۔ جو احباب اس خطرناک اور قبیح عادت کا شکار بن کر اپنے قوٰی زائل کر چکے ہیں۔ اور سینکڑوں روپے علاج و معالجہ پر صرف کرکے بھی مایوس ہو رہے ہیں۔ وہ اس قلیل القیمت اور سریع التاثیر دوائی کو استعمال کرکے صحت یاب ہوجائیں۔ اور خدا کے فضل کے گیت گائیں قیمت صرف لاگت اور خرچ اشتہارات پر بمشکل اکتفا کرتی ہے۔ ذاتی فائدہ بہت کم ملحوظ ہے **قیمت فی شیشی روغن مالش (جو صحت کے لئے کافی ہے) تین روپے آٹھ آنے قیمت مقوی اعصاب نیپالی گولیاں فی شیشی جس میں سات یوم کی ۱۴ خوراک موجود ہیں۔ صرف دو روپے آٹھ آنے (عہ)** جملہ امراض مخصوصہ کے مریضوں کے لئے یہ گولیاں ازحد مفید ہیں۔ اور مادرزاد کمزوری کے سوا خواہ کسی قسم کی کمزوری کا مرض کیوں نہ ہو۔ تین شیشی مقوی اعصاب گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش کافی ہے۔ اس دوائی کے استعمال سے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی اس دوائی میں کسی کشتہ وغیرہ کی آمیزش ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر بوڑھا جوان بآسانی بغیر لحاظ موسم کے ان گولیوں کا استعمال کرسکتا ہے۔ اور لطف یہ کہ اس دوائی کے استعمال کے بعد کسی دوائی کی ضرورت نہ رہے گی۔ مکمل بکس کے خریدار کو محصولڈاک معاف۔ مکمل بکس میں تین شیشی گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش ہوگی۔ **مکمل بکس کی قیمت دس روپے** دو مکمل بکسوں کی قیمت ۱۹ روپے معمولی کمزوری کے لئے دو شیشیاں نیپالی گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش کافی ہے۔ آخر میں یہ ظاہر کردینا بھی ضروری ہے۔ کہ اس اشتہار کے نکالنے سے میری کوئی ذاتی غرض نہیں ہے۔ اور نہ ہی بفضل خدا مصنوعی یا جعلی اشتہار شائع کرکے پبلک سے روپیہ کمانے کی خواہش ہے۔ بلکہ ہر خاص و عام کے فائدہ کو مدنظر رکھکر اور احباب کے اصرار سے یہ اشتہار بجنسہٖ درج کیا جاتا ہے۔ تندرست احباب بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کیونکہ اس کے استعمال سے بدن میں خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ کاہلی اور سستی دور ہوجاتی۔ بدن میں چستی آتی ہے۔ طبیعت ہشاش بشاش رہتی ہے۔ اس لئے وہ تمام مریض جو ہر جگہ سے مایوس ہوچکے ہیں۔ ان گولیوں کا استعمال کرکے فائدہ اٹھائیں۔ یہ ان تمام مخفی دکھوں کا تمام دنیا کی دوائیوں سے عجیب و غریب علاج ہے ضرور تمند احباب کو تجربہ کرنا لازمی ہے۔

ملنے کا پتہ

شیخ غلام احمد محلہ پیر گیلانیاں موچی دروازہ لاہور

جناب حکیم عبدالمنان صاحب

شیرگڑھ سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کی دوائی سے میرے زیر علاج مریض عرصہ چار سال سے صحت یاب ہو رہے ہیں۔ میں آپ کی دوائی کو اکسیر سے بڑھکر زود اثر مانتا ہوں۔ دو مریضوں کے لئے دو مکمل بکس میرے نام روانہ کردیں۔

اخبار لاحول

"اس کے پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہوگا"۔ اس عنوان سے ایک اشتہار سالہا سال سے اخبارات میں شائع ہو رہا ہے ہم نے اسے اپنے ایک نہایت ہی مایوس از کار رفتہ دوست پر آزمایا۔ واقعی تیر بہدف پایا۔

جناب ڈاکٹر مکرجی صاحب

پنیا بنگال سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کی دوائی سے دو مریض اور تندرست ہوگئے ہیں۔ واقعی آپ کی دوائی بہت مفید ہے۔ ایک مکمل بکس ایک مریض کے لئے اور روانہ فرمائیں"۔

آپ کی دوا بہت قابل تعریف ہے

جناب شیخ صاحب۔ السلام علیکم چند یوم ہوئے۔ کہ آپ سے ایک شیشی مقوی اعصاب گولیاں منگا کر استعمال کیں۔ واقعی ان کے استعمال سے میں بالکل ٹھیک ہوگیا ہوں۔ آپ کی دوا بہت قابل تعریف ہے۔

منشی فضل الدین
کارخانہ
دھاریوال

Digitized by Khilafat Library Rabwah
بہترین مقوی گولیاں
کنگ آف ٹانکس
بڑھاپا۔ کمزوری۔ اعصابی و دماغی کمزوری۔ طاقتِ مردانہ۔ کمی خون۔ بیماری کے بعد کی کمزوری کے لئے کنگ آف ٹانکس پلز مسیحائی اثر رکھتی ہیں۔ ایک بار تجربہ فرمائیے۔ ایک ماہ کی رعایتی قیمت چار روپے۔ علاوہ محصولڈاک۔
مکرم جناب سیٹھ محمد سعید یوسف فرماتے ہیں
جناب ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب آئی۔ ایم۔ ڈی
مستورات کی بیماریوں کیلئے
فیض عام شربت فولاد
بہترین مقوی اور مصفی خون شربت ہے۔ جس کے استعمال سے چہرہ پُررونق اور جسم میں تر و تازگی آجاتی ہے۔
فائدہ بخش ثابت ہو چکا ہے۔
مکرم جناب سید سردار حسین شاہ صاحب اوورسیر
مکرمہ بنت صاحبہ ظہور الحق صاحب
منیجر صاحب صیغہ اشتہارات اخبار الفضل
المشتہر:- شیخ احسان علی فیض عام میڈیکل ہال قادیان (پنجاب)
۲۵ فیصدی رعایت
۲۵ فیصدی رعایت
قوی الاثر جڑی بوٹیوں کا مرکب ہونے کی وجہ سے
عرق نور (رجسٹرڈ)
ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز کا تیار کردہ
ARQ NOOR
QADIAN
ARQ NOOR
بے نظیر ثابت ہو چکا ہے!
اسکے استعمال سے زرد چہرے سرخ ہو جاتے ہیں
عورتوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔
نوربال شربت (رجسٹرڈ)
بچوں کی صحت کو محفوظ رکھئے
امرت نور (رجسٹرڈ)
تیر بہدف علاج ہے
المشتہر- ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز قادیان دارالامان

اٹلی اور ابی سینیا کی جنگ کی خبریں

اسمارہ ۲۰ نومبر۔ اطالوی افواج کا ایک دستہ عصبی کی طرف بڑھ رہا تھا۔ کہ پانچسو حبشیوں نے پہاڑی پر سے ان پر فائر کئے۔ اور ایک حبشی دستہ نے توپوں سے بمباری شروع کر دی لیکن حبشیوں نے چاروں طرف سے گھیر کر اس پر ہلہ بول دیا۔ اور ۵ اطالوی سپاہی گرفتار اور ۲۰۰ ہلاک کئے۔ اس لڑائی میں تین سو حبشی کام آئے۔

اسمارہ ۲۰ نومبر۔ ادگاڈن کے محاذ پر جو اطالوی لشکر حبشیوں سے برسرپیکار ہے وہ سخت مصائب سے دوچار ہے۔ سمالی لینڈ کے ملمان عقب سے حملہ کر رہے ہیں اور حبشی باقی تین اطراف سے بڑھ رہے ہیں۔ سلسلہ رسل و رسائل منقطع کر دیا گیا ہے۔ تاکہ اطالوی فوج کا جرنیل صدر مقام کو اپنی مشکلات کی اطلاع نہ دے سکے۔ گورا ہیو شہر پر اطالوی طیاروں نے شدید بمباری کی۔ اور کئی کئی میل تک فصلوں اور مکانات کو تباہ کر دیا۔ اسمارہ کے اطالوی حلقے بھی اس خبر کی تصدیق کرتے ہیں کہ اوگاڈن کے محاذ پر اطالوی پیش قدمی رکی ہوئی ہے۔ اور حبشی جان توڑ مقابلہ کر رہے ہیں۔ شب خون مارنے اور لوٹ مار کرنے والا حبشی لشکر جیجگا کی جانب سے نمودار ہوتا ہے اور رات کو اطالوی استحکامات کو تباہ کرنے کے بعد بھاگ جاتا ہے۔

عدیس آبابا ۲۰ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ حبشہ نے روس بیلجیم اور جرمنی سے کافی تعداد میں طیارے ٹینک اور کلدار توپیں خریدی ہیں

عدیس آبابا ۲۰ نومبر۔ غیر سرکاری حلقوں میں زبردست افواہ پھیل رہی ہے کہ شاہ حبشہ طیارے پر پرواز کر کے کسی نامعلوم مقام کی طرف چلے گئے ہیں۔

ھرار ۲۰ نومبر۔ انیل اور گورا ہی کے درمیان اطالیہ کے خلاف سخت جنگ شروع ہے۔ حبشیوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے انیل پر قبضہ کر لیا ہے۔

جبوتی ۲۰ نومبر۔ غیر ممالک سے اس قدر سامان حرب حبشہ آ رہا ہے۔ کہ ریلوے کے لئے ان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا مشکل ہو رہا ہے۔ اب فوراً ایک سڑک تیار کر دی گئی ہے۔ جس پر سامان حرب سے بھری ہوئی لاریاں آسانی سے ساتھ گذر سکیں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کان پور ۲۰ نومبر۔ آج کانپور کے اگریکلچرل کالج کی لیبارٹری میں بعض آتش گیر مادوں کو بھک سے آگ لگ گئی۔ جس کے نتیجہ میں بارہ طالب علم مجروح ہوئے۔ چار طالبعلموں کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔

لنڈن ۲۰ نومبر۔ جرمنی کا ایک ناول نویس آج ہارویچ کے مقام پر جاسوسی کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ اسے لنڈن جیل میں رکھا گیا ہے۔

لنڈن ۲۰ نومبر۔ گلاسگو بندرگاہ کے مالکوں نے مزدوروں کی بار بار ہڑتال کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر کام بند کر دیا ہے ۳۵۰۰ سے زائد مزدور بیکار رہیں۔ اور بہت سے جہاز غیر معین طور پر رکے ہوئے ہیں

لنڈن ۲۰ نومبر۔ تعزیرات کے خلاف اٹلی کے پروٹسٹ کا جواب برطانیہ اور فرانس کی طرف سے ۲۱ نومبر کو دیا جائے گا۔ اور ۲۲ نومبر کو شائع ہو گا۔ دونوں حکومتوں کے جواب ایک ہی طرز کے ہیں۔

امرتسر ۲۰ نومبر۔ قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کے ماتحت حکومت پنجاب نے مسٹر حسام الدین۔ مولوی حبیب الرحمٰن اور دوسرے احرار لیڈروں سے نوٹسوں کی تعمیل کرائی۔ جس کی رو سے انہیں گورداسپور میں داخل ہونے اور قادیان سے آٹھ میل کے اندر کوئی اجتماع کرنے کی ممانعت کی گئی ہے

لنڈن ۲۰ نومبر۔ شنگھائی سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ شمالی چین کی حکومت نے ابھی تک جاپان کے الٹی میٹم کا کوئی جواب نہیں دیا۔ ٹوکیو اور نانکنگ میں گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اس کا نتیجہ برآمد ہونے تک جاپانی افواج کوئی پیشقدمی نہیں کریں گی۔

لاہور ۲۰ نومبر۔ آل انڈیا احرار کانفرنس ۹، ۱۰، ۱۱ جنوری ۱۹۳۶ء کو لاہور میں ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد کرے گی

بمبئی ۲۰ نومبر۔ ڈائرکٹر جنرل محکمہ ڈاک و تار نے نئی طرز کے پوسٹ کارڈ چھاپنے کی منظوری دیدی ہے۔ کارڈوں کی لمبائی چوڑائی حسب سابق ہو گی۔ لیکن لکھنے کی جگہ زیادہ کر دی جائے گی۔

لنڈن ۲۰ نومبر۔ آئرلینڈ نے بحری کانفرنس لنڈن میں شرکت کی دعوت قبول کر لی ہے معلوم ہوا ہے۔ حکومت اطالیہ بھی دعوت کو قبول کرنے کے متعلق رسمی جواب تیار کر رہی ہے۔

لاہور ۲۰ نومبر۔ حکومت پنجاب نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ کہ تلوار کو قانون اسلحہ کی دفعات ۱۳ اور ۱۵ کی پابندیوں سے آزاد کر دیا گیا ہے۔ لیکن اس نوٹیفکشن کا خنجروں برچھیوں۔ چاقوؤں اور کلہاڑیوں پر اطلاق نہیں ہوتا۔ خنجروں، برچھیوں اور ایسے چاقوؤں اور کلہاڑیوں کو رکھنے کے لئے جو قانون کی زد میں آتے ہیں۔ اب بھی لائسنس حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

قاہرہ ۲۰ نومبر۔ قاہرہ میں عام صورت حالات کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر ایک روز کے لئے عام ہڑتال کا اعلان کیا گیا ہے تمام اخبارات بھی ایک دن کے لئے شائع نہیں ہونگے۔

پشاور ۲۰ نومبر۔ سر عبد الرحیم صدر اسمبلی کی موٹر پر گولیاں چلائے جانے کے سلسلہ میں متعدد دیہاتیوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔

ٹوکیو ۲۰ نومبر۔ جاپانی پریس کا بیان ہے۔ کہ جاپان نے چین کے معاملات میں دخل نہ دینے کی پالیسی کو خیرباد کہہ دیا ہے۔

لاہور ۲۰ نومبر۔ آج مسٹر جسٹس کولڈ سٹریم جج ہائی کورٹ نے تحریک مسجد شہید گنج کے دوران میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے متعلق فیصلہ سنایا۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کا حکم خلاف قانون نہیں تھا۔

قاہرہ ۲۰ نومبر۔ مسیدم زغلول نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ مصر میں فی ذات میرے اور وفد پارٹی کے دیگر ارکان کے اثر و رسوخ کی وجہ سے اب تک رکے ہوئے تھے۔ ورنہ وہ بہت پہلے رونما ہو چکے ہوتے اب چونکہ سر سیموئل ہور نے برطانیہ کے حقیقی ارادوں کو بے نقاب کر دیا ہے۔ اس لئے ہمارے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ کار نہیں۔ کہ ہم جدوجہد شروع کر دیں۔

بمبئی ۲۰ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ زنجبار وفد کے ممبر ایک عرضداشت تیار کر رہے ہیں جو گورنمنٹ ہند کو پیش کیا جائیگا۔ وفد گورنمنٹ سے ملاقات کر کے زنجبار میں ہندوستانیوں کی موجودہ حالت اور بعض مضرت رساں قوانین پر روشنی ڈالے گا۔

کراچی ۲۰ نومبر۔ ضلع سکھر کے ایک گاؤں میں ڈاکوؤں کے ایک مسلح گروہ نے ایک گاؤں کے دس مکانوں کو لوٹ لیا اور پانچ ہزار کا سامان لے گئے۔

لائل پور ۲۰ نومبر۔ آج پنجاب کونسل کے تین ممبر موٹر میں لائل پور واپس جا رہے تھے۔ کہ دو اشخاص نے پولیس کی وردیوں میں موٹر پر حملہ کر دیا۔ موٹر کھڑی کرنے پر حملہ آور فرار ہو گئے۔

لنڈن ۲۰ نومبر۔ مانچسٹر کے ایک کارخانہ موٹر سازی کو حکومت کی طرف سے وزارت جنگ اور پرواز کے لئے تین لاکھ پونڈ کی نئی موٹر کاریں بنانے کا ٹھیکہ دیا گیا ہے

پٹیالہ ۲۰ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کرنل ہری کشن کول سابق وزیراعظم جموں و کشمیر کو ریاست پٹیالہ کا ریوینیو منسٹر مقرر کیا گیا ہے

لاہور ۲۰ نومبر۔ کل پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں ایک سوال کے جواب میں فنانس ممبر نے کہا۔ کہ صوبہ پنجاب میں ۱۲۲۰ انٹرنس پاس پولیس کنسٹیبل ہیں۔

امرتسر ۲۰ نومبر۔ گیہوں تیار ۳ روپے ۸ آنے چھ پائی۔ نخود تیار ۲ روپے ۳ ۔ ۶ پائی سونا دیسی ۳۵ روپے ۲ ۔ ۶ پائی چاندی دیسی ۵۶ روپیہ

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی